حج وعمرہ کا آسان طریقہ

مع زیارت مدینہ طیبہ

ترتیب
مفتی محمد ایوب صاحب

عمرہ وحج کا آسان طریقہ

مرتب

مفتی محمد ایوب صاحب چشتی
نقشبندی شوپیانی کشمیری

معاونین

مفتی نواز احمد رحیمی شوپیانی کشمیری

حکیم شفیق احمد قاسمی شوپیانی کشمیری

ناشر

دارالعلوم اسلامیہ پنجورہ شوپیان (192303) کشمیر

موبائل نمبر 00919419080320 00919858404505

فہرست

عمرہ وحج کاآسان طریقہ ---------------- 1

فہرست ----------------------- 3

عمرہ ایک نظرمیں ------------------ 7

عمرہ میں صرف دو فرض اور دوواجب ہیں ------ 9

گھر سے روانگی! ----------------------- 9

روانگی کے وقت یہ دعاپڑھیں------------- 10

عمرہ کی نیت!----------------------- 13

تلبیہ کے الفاظ یہ ہیں---------------- 14

ان اللہ مع الصابرین!----------------- 16

مکہ مکرمہ پہنچ کر کیاکریں؟-------------17

تکبیر کے بعد پھر یہ دعا پڑھیں۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔ 18
اب آپ طواف کی نیت اس طرح کریں! ۔۔۔۔۔۔ 19
طواف کا مکمل طریقہ ایک نظر میں ۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔ 20
رمل کا طریقہ! ۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔ 21
طواف کے دوران کیا پڑھیں ۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔ 27
طواف شروع کرنے کی دعا! ۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔ 28
مَاءُ زَمْزَمْ لِمَا شُرِبَ لَہٗ! ۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔43
زمزم متبرک پانی ہے پیتے وقت یہ دعا پڑھیں ۔۔۔۔۔ 43
دوران سعی چوتھا کلمہ پڑھیں اور یہ پڑھیں ۔۔۔۔۔۔۔ 45
سعی کے دوران زیادہ تر یہ دعا پڑھیں ۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔ 45
عورتیں عمرہ کیسے کریں؟ ۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔ 49

عمرہ افضل ہے یا طواف! ---------------------- 51
(چند ضروری مسائل:) ---------------------- 52
احرام کی حالت میں ماسک لگانا! ---------------- 53
(چھوٹے بچوں کا احرام) ---------------------- 56
طواف کے دوران اگر وضوء ٹوٹ جائے! -------- 58
نیت اس طرح کریں! ---------------------- 63
نمازی کے آگے سے نہ گذریں! ------------- 65
حج ایک نظر میں ---------------------------- 67
حج کی نیت کا طریقہ! ---------------------- 67
حج کا دوسرا دن ۹ ذالحجہ ---------------------- 69
یوم عرفہ! ------------------------------ 70

حج کا تیسرا دن ۱۰ ذی الحجہ ---------------------- 72

حج کا چوتھا دن ۱۱ ذی الحجہ ---------------------- 75

حج کا پانچواں دن ۱۲ ذی الحجہ ---------------------- 76

مدینہ منورہ کی حاضری ---------------------- 78

حج میں کل تین فرض ہیں ---------------------- 80

اہم واجبات حج ---------------------- 80

عمرہ ایک نظر میں

بِاسْمِهٖ سُبْحَانَهٗ وَتَعَالٰی

عمرہ کے معنی بیت اللہ شریف کی زیارت کرنا ہے،
عمرہ کو چھوٹا حج بھی کہتے ہیں۔
رمضان المبارک میں عمرہ کرنے کا ثواب
حج کے برابر ہوتا ہے۔ (بخاری و مسلم)

ایک حدیث میں ہے جس نے رمضان المبارک میں عمرہ
کیا اُس کو میرے ساتھ حج کرنے کے برابر ثواب ملے گا۔
(معجم کبیر ص ۲۵۱)

ایں سعادت بزور بازو نیست!

اللہ تعالٰی کا شکر ادا کریں کہ اس نے آپ کو عمرہ کرنے کی توفیق عطا فرمائی لہذا آپ ظاہری اور باطنی تیاری کر کے حاضری دیں۔
ظاہری تیاری یہ ہے کہ آپ عمرہ اچھی طرح سیکھیں، سنت کے مطابق عمرہ ادا کریں۔
باطنی تیاری یہ ہے کہ عاجزی، انکساری اور اخلاص کا خاص اہتمام کریں۔

عمرہ میں صرف دو فرض اور دو واجب ہیں:

دو فرض یہ ہیں

۱۔احرام مع نیت و تلبیہ ۲۔طواف۔

دو واجب یہ ہیں

۱۔ سعی (صفا مروہ کے درمیان ۷، چکر لگانا)

۲۔ حلق (یعنی استرے سے بال صاف کرنا یا قصر (یعنی بال تراشنا)

گھر سے روانگی!

روانگی سے پہلے آپ صفائی ستھرائی (بال، ناخن وغیرہ) صاف کریں اور غسل کر کے گھر یا مسجد میں نماز سفر (بشرطیکہ مکروہ وقت نہ ہو) پڑھ لیں۔ یہ نماز ہر قسم کے سفر مثلاً تجارت، تعلیم، حج یا عمرہ کے لئے سنت ہے۔

روانگی کے وقت یہ دعا پڑھیں

بِسْمِ اللّٰہِ تَوَکَّلْتُ عَلَی اللّٰہِ لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّۃَ اِلَّا بِاللّٰہِ

اپنی بستی سے نکلتے ہی آپ مسافر ہو گئے لہذا آپ راستے میں فرض نماز قصر پڑھیں چاہے آپ اکیلے نماز پڑھیں یا مسافر امام کے پیچھے۔ اگر جلدی ہو تو صرف فرض نماز قصر پڑھیں، سنتیں وغیرہ نہ پڑھیں البتہ وتر پڑھنا لازم ہے

فرصت ہو تو سنتیں اور نوافل مکمل پڑھ لیں لیکن فرض نماز فرصت کے باوجود بھی قصر ہی پڑھنی ہے۔اگر راستہ میں مقیم امام کے پیچھے نماز پڑھ لی تو فرض مکمل چار رکعت پڑھیں۔ مکۃ المکرمہ میں پندرہ دن سے کم قیام کی صورت میں اگر آپ کو اپنی نماز علاحدہ پڑھنی پڑے تو فرض نماز میں قصر کریں اور یہی حکم مدینہ طیبہ میں ہے البتہ وہاں کے امام کے ساتھ

فرض پوری چار رکعت ادا کریں سنتیں، نوافل، تہجد، اشراق، چاشت، اوابین، صَلوٰۃُ الْحَاجَہ اور صَلوٰۃ التَّسْبِیْح کا خاص اہتمام کریں۔

احرام :احرام سے پہلے جو چیزیں مثلاً خوشبو لگانا، ناخن کاٹنا، سلے ہوئے کپڑے پہننا وغیرہ حلال تھیں اب احرام کے بعد وہ سب چیزیں حرام ہو گئیں۔

لہذا مرد حضرات جوتے یا ایسی چپل جس سے پاؤں کی ابھری ہوئی ہڈی چھپ جائے یا موزہ، انڈرویر (Underwear) اور سلا ہوا کوئی بھی کپڑا نہ پہنیں البتہ چشمہ، گھڑی، چاندی کا دائرہ، انگوٹھی پہن سکتے ہیں۔

حالت احرام میں مرد و عورت کوئی بھی خوشبو دار چیز مثلاً عطر خوشبودار صابن وغیرہ استعمال نہ کریں، اسی طرح جہاز میں ہاتھ

صاف کرنے کے لئے گیلا ٹیشو پیپر (Wet Tissue) دیتے ہیں اسے بھی استعمال نہ کریں کیوں کہ اس میں خوشبو ہوتی ہے۔

خواتین کا احرام! جتنا حصہ چہرے کا وضوء میں دھونا لازم ہے حالتِ احرام میں مستورات اتنا حصّہ کھلا رکھیں اس کے ساتھ کپڑا نہ لگے برقعہ بھی پیشانی اور چہرہ سے الگ رہنا چاہیے۔ پردہ کے لئے ایک Pick نما ٹوپی سر پر رکھ کر اس کے اوپر برقعہ ڈال دیں۔ خواتین موزہ، جوتے، چوڑیاں، انگوٹھی چھلّے، جھمکا وغیرہ غرض یہ کہ تمام زیورات پہن سکتی ہیں

نوٹ: مستورات کو دستانہ پہننا مناسب نہیں۔

جب آپ ائیر پورٹ پہنچ جائیں تو وہاں پر دوبارہ غسل کرنے کی ضرورت نہیں، وضوء کافی ہے۔

احرام کی چادر باندھ کر نمازِ احرام جو سنت ہے احرام کی چادر سے سر ڈھانک کر یا سر پر ٹوپی رکھ کر ادا کریں اسلئے کہ ننگے سر نماز پڑھنا مکروہ ہے کیونکہ ابھی آپ محرم نہیں ہیں اس لئے کہ نیت اور تلبیہ ابھی باقی ہیں۔

نماز کا سلام پھیرتے ہی سر سے احرام کی چادر یا ٹوپی اتار دیں اور عمرہ کی نیت کرلیں۔

عمرہ کی نیت!

اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اُرِیْدُ الْعُمْرَۃَ فَیَسِّرْھَا لِیْ وَتَقَبَّلْھَا مِنِّی

ترجمہ: اے اللہ بے شک میں عمرہ کرنے کا ارادہ کرتا ہوں اس کو میرے لئے آسان فرما اور اس کو میری طرف سے قبول فرما۔

نوٹ :نیت کہتے ہیں دل کے ارادے کو، عربی میں نیت کے الفاظ پڑھنا افضل ہیں یاد نہ ہوں تو آپ اپنی مادری زبان میں بھی پڑھ سکتے ہیں۔ اس کے بعد مرد حضرات بلند آواز سے اور مستورات پست آواز سے تلبیہ پڑھیں۔

تلبیہ کے الفاظ یہ ہیں

لَبَّیْکَ اَللّٰھُمَّ لَبَّیْکَ لَبَّیْکَ لَاشَرِیْکَ لَکَ لَبَّیْکَ
اِنَّ الْحَمْدَ وَ النِّعْمَۃَ لَکَ وَ الْمُلْکَ لَاشَرِیْکَ لَکَ۔

ترجمہ: میں تیرے دربار میں حاضر ہوتا ہوں اے اللہ، میں تیری بارگاہ میں باربار حاضر ہوتاہوں، تیرا کوئی ہمسر نہیں، میں تیری بارگاہ میں حاضر ہوتاہوں، بیشک ہر تعریف اور ہر قسم کی نعمت اور بادشاہت تیرے ہی لئے ہے، تیرا کوئی ہمسر نہیں۔

تلبیہ ایک مرتبہ پڑھنالازم ہے تین مرتبہ پڑھناسنت ہے۔
تلبیہ کے الفاظ یاد نہ ہوں تودوسرے سے کہلواکر پڑھیں عربی میں پڑھناافضل ہے بشکل مجبوری ترجمہ بھی پڑھ سکتے ہیں
اس کے بعد درود شریف پڑھیں اور دعامانگیں،اب آپ مُحرِم ہوگئے ۔ جو نمازآپ کوہوائی جہاز میں پڑھنی پڑے وہ کھڑے ہوکرادا کریں کیونکہ کھڑے ہوکرفرض نماز پڑھنالازم ہے۔جہاز میں نماز ظہراور نماز عصر قصرپڑھیں۔
اگرآپ حدودِعرب میں داخل ہوئےہوں توعصر کی نماز ہندوستانی وقت کے تقریباً ڈھائی گھنٹے کے بعدادا کریں ورنہ آپ کی عصر کی نماز نہیں ہو گی کیونکہ ہمارےاور عرب کے وقت میں ڈھائی گھنٹے کافرق ہے۔اسی طرح دوسری نمازوں کے اوقات کا بھی خیال رکھیں

عشاء کی نمازاگرآپ کو جدہ کے ایئرپوٹ پر پڑھنی پڑے تو قصر پڑھیں اور وتر بھی پڑھنی ہے لیکن اگروہاں کسی مقیم کی اقتداء میں نماز پڑھیں تو فرض مکمل پڑھیں۔

ان اللہ مع الصابرین!

جدہ ائیرپورٹ پر بہت وقت لگتا ہے لہٰذاآپ بے صبر نہ بنیں بلکہ ذکرواذکاراور درود شریف پڑھتے رہیں اطمینان رکھیں کہ سب کام آہستہ آہستہ ہوتے رہیں گے آپ جس حال میں بھی ہوں گے جیسے جام میں گاڑی پھنسے یااور کوئی صورت پیش آئے یہ تصور کریں کہ میرے اللہ کی یہی مرضی ہے یقین جانئے حاجی احرام کی حالت میں سوتے جاگتے کھاتے پیتے ہر حالت میں گھڑی کے چلنے کی طرح ثواب پاتا رہتا ہے توپھر شور مچانے اور افسوس کرنے کی کیا ضرورت ہے۔

مکہ مکرمہ پہنچ کر کیا کریں؟

مکہ مکرمہ پہنچ کر اپنا سامان اپنے کمرہ میں رکھ کر بقدر ضرورت کچھ کھا پی لیں اور تھوڑا بہت آرام بھی کر لیں، عمرہ کرنے میں جلدی نہ کریں احرام کی حالت کو (نعوذ باللہ) بوجھ سمجھ کر جلدی جلدی عمرہ ختم کرنے کی کوشش نہ کریں۔ بہتر یہ ہے کہ پہلے صرف مرد حضرات عمرہ کریں کیونکہ مستورات کو تھکاوٹ کی وجہ سے عمرہ کرنے میں دقت محسوس ہوتی ہے نیز مرد حضرات کو مستورات کے گم ہونے کا اندیشہ بھی لگا رہتا ہے جس سے عمرہ کے افعال میں یکسوئی نہیں رہتی ہے۔

جب آپ اپنے ہوٹل سے حرم پاک کی طرف جانے لگیں تو اپنے ساتھ ہوٹل کا کارڈ کچھ ریال اور اپنی چپل کے لئے ایک

تھیلا ساتھ لیں بہتر یہ ہے کہ تھیلا رنگین ہو کیونکہ یہ چیزیں آپ کے کام آئیں گی۔

حرم شریف پہنچ کر اپنے جوتے الماری میں رکھیں اور الماری کا نمبر یاد رکھیں۔

حرم شریف میں مسنون دعا پڑھتے ہوئے دایاں پیر داخل کریں اور بیت اللہ شریف کے قریب پہنچ کر نظر اٹھا کر اولاً تکبیر

بِسْمِ اللّٰہِ اَللّٰہُ اَکْبَرُ وَلِلّٰہِ الْحَمْدُ پڑھیں

تکبیر کے بعد پھر یہ دعا پڑھیں

اَللّٰھُمَّ زِدْ ھٰذَا الْبَیْتَ تَعْظِیْمًا وَّ تَشْرِیْفًا وَّ تَکْرِیْمًا وَّ مَھَابَۃً وَّ زِدْ مَنْ حَجَّہٗ اَوِ اعْتَمَرَہٗ تَشْرِیْفًا وَّ تَکْرِیْمًا وَّ تَعْظِیْمًا وَّ بِرًّا اَللّٰھُمَّ اَنْتَ السَّلَامُ وَمِنْکَ السَّلَامُ فَحَیِّنَا رَبَّنَا بِالسَّلَامِ

ترجمہ: یااللہ اپنے اس مقدس گھر کی عظمت، شرافت و بزرگی اور ہیبت میں اضافہ کر دیجئے اور جو شخص حج وعمرہ

کرےاوراس کی زیارت کرےاس شخص کی شرافت
اور بزرگی اور ثواب میں اضافہ کردیجئے۔

نوٹ: یاد رہے کہ مسجد حرام میں داخل ہو کر تحیۃ المسجد نہیں پڑھنی ہے بلکہ سیدھے ہی طواف شروع کرنا ہے البتہ اگر فرض نماز کھڑی ہونے والی ہو تو پہلے فرض نماز ادا کریں پھر طواف کریں جب تک طواف شروع نہ ہو تلبیہ پڑھتے رہیں احرام کی چادر دائیں بغل سے نکال کر بائیں کندھے پر ڈال دیں (اس کو اضطباع کہتے ہیں) ساتوں چکروں میں کندھا کھلا رکھیں۔

اب آپ طواف کی نیت اس طرح کریں!

اے اللہ میں تیرے مقدس گھر کے ارد گرد عمرہ کے طواف
کے سات چکر شروع کرتا ہوں

نوٹ: طواف کی نیت کرنی ضروری ہے

طواف کا مکمل طریقہ ایک نظر میں:

طواف کی نیت اور اضطباع کے بعد حجر اسود کے سامنے اس طرح کھڑے ہوں کہ پورا حجر اسود آپ کے دائیں جانب ہو جائے اس کے لئے دیوار کے ساتھ سبز رنگ کی راڑ(Green Tube-light) لگی ہوئی ہے بالکل اس کی طرف پشت کر کے سینہ اور چہرہ حجراسود کی طرف کریں اس کے بعد تکبیر کہتے ہوئے دونوں ھاتھ نماز کے تکبیر تحریمہ کی طرح کانوں تک اٹھائیں اور یہ پڑھیں:

بِسْمِ اللّٰهِ اَللّٰهُ اَکْبَرُ وَلِلّٰهِ الْحَمْدُ دونوں ہاتھوں کی ہتھیلیاں کعبۃ اللہ شریف کی طرف کریں، تکبیر پڑھ کر ہاتھ گرا کر حجراسود کا استلام کریں ۔ خیال رہے کہ حجراسود کا استلام الگ فعل ہے اور استقبال کعبہ الگ فعل ہے استلام کے وقت ہاتھ کانوں

تک نہیں بلکہ حجر اسود کے مقابل سینہ کے قریب تک ہی اٹھانے ہیں تاکہ دونوں ہتھیلیوں کا رخ حجراسود کی طرف ہوجائے اور پھر یہ پڑھیں:

اَللّٰہُ اَکْبَرُ لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَالْحَمْدُ لِلّٰہِ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی رَسُوْلِ اللّٰہِ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

اوراپنے دونوں ہاتھوں کوبوسہ دیں،استلام کے بعد کھڑے کھڑے ہی دائیں طرف مڑکر طواف شروع کریں، نگاہ سامنے رکھیں،دوران طواف کعبہ شریف کی طرف نہ دیکھیں یاد رکھیں کہ بیت اللہ شریف کے قریب طواف کرناافضل ہے۔

رمل کاطریقہ!

پہلے تین چکروں میں رمل کریں بقیہ چارچکروں میں اپنی رفتارسے چلیں یعنی ان میں رمل نہ کریں۔ رمل کاطریقہ یہ

ہے کہ طواف کرتے ہوئے اپنے دونوں کندھوں کو حرکت دیں اور چھوٹے چھوٹے قدم رکھتے ہوئے پہلوانوں کی طرح تیز چلیں رمل صرف پہلے تین چکروں میں ہوتا ہے۔

مسئلہ: اگر پہلے تین یا اس سے کم چکروں میں رمل کرنا بھول گیا تو اس کی قضاء بعد میں نہیں ہے۔ایسے ہی اگر طواف رمل کے ساتھ شروع کیا دوران طوافا تنا ہجوم ہو گیا کہ رمل نہ کر سکا تو کوئی حرج نہیں ہے البتہ ہجوم کی صورت میں بیت اللہ شریف سے کچھ دور رہ کر طواف کرنا افضل ہے

مسئلہ: اگر تمام چکروں میں بھول کر رمل کر لیا تو اس پر کوئی جرمانہ لازم نہیں البتہ قصداً ایسا کرنا مکروہ ہے۔

مسئلہ: اگر بیماری یا بوڑھاپے کی وجہ سے رمل نہ کر سکے تو کوئی حرج نہیں۔ یاد رکھیں کہ طواف کے دوران سینہ اور پشت بیت

اللہ کی طرف کرنا اور دورانِ طواف بیت اللہ کی طرف دیکھنا جائز نہیں ہے صرف اِستلام کے وقت جب طواف شروع کریں اور جب طواف ختم کریں تو اس وقت چہرہ اور سینہ بیت اللہ شریف کی طرف کریں۔ بقیہ چکروں میں استلام کرتے وقت صرف چہرہ اور ہتھیلیاں حجرِاسود کی طرف کریں اس طرح کہ پاؤں اپنی جگہ پر رہیں دورانِ طواف تیسرا کلمہ، استغفار، درود شریف اور ذکر واذکار کرتے رہیں۔

ہاتھ اٹھائے بغیر دعا بھی مانگ سکتے ہیں لیکن پوری توجہ کے ساتھ طواف کریں، نگاہ سامنے رکھیں اور پھر سات چکروں کے بعد کندھا چھپالیں۔

طواف ختم کرکے درود شریف پڑھیں اور جو دعا جی چاہے کھڑے کھڑے خوب گڑگڑا کر اللہ سے مانگیں۔

رکن یمانی سے حجر اسود کے درمیان یہ دعا پڑھیں:

رَبَّنَا آتِنَا فِی الدُّنْیَا حَسَنَۃً وَّ فِی الآخِرَۃِ حَسَنَۃً وَّ قِنَا عَذَابَ النَّارِ وَ اَدْخِلْنَا الْجَنَّۃَ مَعَ الْاَبْرَارِ یَا عَزِیْزُ یَا غَفَّارُ یَا رَبَّ الْعَالَمِیْنَ۔

خانہ کعبہ کے چار رکن ہیں۔

رُکْنِ شَامِیْ، رکن یَمَانِیْ،

رکن عِرَاقِیْ، رکن ھِنْدِیْ۔

رکن یمانی کی طرف دور سے اشارہ نہ کریں بلکہ جو شخص قریب میں ہو وہ اپنا دایاں ہاتھ یا دونوں ہاتھ رکن یمانی کے ساتھ لگائے لیکن قدم اور سینہ بیت اللہ شریف کی طرف نہ کریں بھیڑ میں یہ بہت مشکل ہے لٰہذا سیدھے ہی آگے بڑھیں حجر اسود کے مقابل پہنچ کر ایک چکر مکمل ہوا۔

اب کانوں تک ہاتھ نہ اٹھائیں بلکہ حجر اسود کے مقابل تک ہی اٹھائیں اور یہ دعا پڑھیں:

اور اپنے دونوں ہاتھوں کو بوسہ دیں صرف چہرہ اور سینہ کعبہ شریف کی طرف کریں قدم اپنی حالت پر رہیں اگر طواف کے دوران استلام کرنا یاد نہ رہا اور آگے بڑھ گیا تو کوئی حرج نہیں بلکہ آگے چلتا رہے اس طرح سات چکر مکمل کریں اور استلام کریں، یہ آٹھواں استلام ہو گا اب دایاں کندھا چھپالیں۔

طواف کے دوران حطیم کے اندر جانے کی کوشش نہ کریں اگر حطیم کے اندر سے کوئی چکر کرلیا تو وہ چکر دوبارہ کرنا ہو گا، عمرہ ختم کرنے کے بعد کسی وقت حطیم میں نماز پڑھیں۔

طواف مکمل کرنے کے بعد ملتزم یعنی حجرہ اسود اور خانہ کعبہ کے دروازہ کی درمیانی جگہ کے سامنے آکر خوب گڑگڑا کر دُعا مانگیں حالت احرام میں ملتزم کے ساتھ ہاتھ وغیرہ نہ لگائیں

کیونکہ اُس پر خوشبو لگی رہتی ہے پھر کسی وقت بغیر احرام کے اُس کے ساتھ چمٹ کر دُعا مانگیں اگر بھیڑ کی وجہ سے قریب نہ جا سکیں تو ملتزم کے سامنے دعا مانگیں۔

اس کے بعد مقام ابراہیم کو سامنے لے کر جہاں جگہ ملے دو رکعت واجب نمازِ طواف ادا کریں اگر طواف کرنے والوں سے مطاف بھرا ہوا ہو تو دور جا کر نماز پڑھیں۔

بعض فقہاء کرام نے ملتزم کے عمل کو نمازِ طواف پڑھنے کے بعد لکھا ہے لٰہذا دونوں طریقے درست ہیں، جس میں سہولت ہو وہ کریں۔

نوٹ: نماز فجر اور نماز عصر کے بعد نوافل پڑھنا ممنوع ہیں اسی طرح ان اوقات میں حضرت امام اعظم ابو حنیفہؒ کے نزدیک طواف کی دو رکعت پڑھنا بھی ممنوع ہیں البتہ احناف میں

سے امام طحاویؒ کے نزدیک فجر اور عصر بعد طواف کی دو رکعت پڑھنے کی اجازت ہے لہٰذا اگر کسی نے نماز فجر یا عصر کے بعد عمرہ کا طواف مکمل کیا تو طواف کی دو رکعت ادا کر کے صفا و مروہ کی سعی کر لے ورنہ اس کے عمرہ کی ترتیب الٹ جانے کی وجہ سے خرابی پیدا ہو گی کیونکہ طواف کے بعد دو رکعت پڑھنا واجب ہے لیکن نفلی طواف جو آپ فجر بعد یا عصر بعد کریں گے اس کی دو رکعت اس مکروہ وقت میں نہ پڑھیں۔

نوٹ: سعودیہ عربیہ میں عصر کے بعد مغرب تک بہت لمبا وقفہ رہتا ہے لہٰذا فجر اور عصر کے بعد مکمل عمرہ کر سکتا ہے

(انوار المناسک)

طواف کے دوران کیا پڑھیں:

طواف کے دوران کوئی خاص دعا پڑھنی لازم نہیں جو بھی دعا قرآن

کریم یا احادیث مبارکہ میں سے یاد ہو وہ پڑھ لیں جو دعائیں سات الگ الگ چکروں کی، کتابوں میں لکھی ہوئی ہیں وہ بزرگوں سے منقول ہیں اگر وہ بھی یاد ہوں تو پڑھ لیں وہ دعائیں اس طرح سے ہیں

طواف شروع کرنے کی دعا!

بِسْمِ اللّٰهِ اَکْبَرُ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ وَالصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلٰی رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ اَللّٰھُمَّ اِیْمَانًا بِکَ وَتَصْدِیْقًا بِکِتَابِکَ وَوَفَاءً بِعَھْدِکَ وَاِتِّبَاعًا لِّسُنَّةِ نَبِیِّکَ ﷺ

ترجمہ: اللہ کے نام سے میں طواف شروع کرتا ہوں اللہ بہت بڑے ہیں اللہ ہی کے لئے ہر تعریف ہے درود وسلام اللہ کے رسول ﷺ پر نازل ہوا ے اللہ تجھ پر ایمان لاتے ہوئے اور تیری کتاب کی تصدیق اور تیرے عہد کو

پورا کرنے اور تیرے نبی ﷺ کی سنت کے اتباع کے لئے حجر اسود کو چومتا اور چھوتا ہوں۔

پہلے چکر کی دعا!

سُبْحَانَ اللّٰہِ وَالْحَمْدُ لِلّٰہِ وَلَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَاللّٰہُ اَکْبَرُ وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّۃَ اِلَّا بِاللّٰہِ الْعَلِیِّ الْعَظِیْمِ

وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی رَسُوْلِ اللّٰہِ ﷺ

اَللّٰھُمَّ اِیْمَانًا بِکَ وَتَصْدِیْقًا بِکَلِمَاتِکَ وَوَفَاءً بِعَھْدِکَ وَاِتِّبَاعًا لِّسُنَّتِ نَبِیِّکَ ﷺ وَحَبِیْبِکَ سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ ﷺ اَللّٰھُمَّ اِنِّی اَسْئَلُکَ الْعَفْوَ وَالْعَافِیَۃَ وَالْمُعَافَاۃَ الدَّائِمَۃَ فِی الدِّیْنِ وَالدُّنْیَا وَالْاٰخِرَۃِ وَالْفَوْزَ بِالْجَنَّۃِ وَالنَّجَاۃَ مِنَ النَّارِ۔

ترجمہ: اللہ کی ذات تمام عیوب سے پاک ہے اور ہر تعریف اللہ کے لئے ہے اللہ کے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں اللہ

بہت بڑے ہیں ان کی مدد کے بغیر گناہوں سے بچا نہیں جاسکتا ہے اور اللہ ہی کی مدد سے اطاعت پر قدرت ہوتی ہے اللہ تعالی بہت بڑے اور بڑی عظمت والے ہیں حضور ﷺ پر درود وسلام نازل ہو۔

اے اللہ ہم تجھ پر ایمان لانے کی حالت میں اور تیرے کلمات کی تصدیق کرنے اور تیرے عہد کے ایفا کرنے اور تیرے نبی ﷺ کی سنت کے اتباع کرتے ہوئے ہم طواف کرتے ہیں اے اللہ بیشک میں تجھ سے عفو اور سلامتی کا سوال کرتا ہوں اور دین اور دنیا اور آخرت میں دائمی درگذر اور حصول جنت اور جہنم سے نجات کے ساتھ کامیابی کی التجاء کرتا ہوں۔

دوسرے چکر کی دعا!

بِسْمِ اللّٰہِ اَللّٰہُ اَکْبَرُ وَلِلّٰہِ الْحَمْدُ کہہ کر دوسرا چکر استیلام کے

ساتھ شروع کریں

اَللّٰھُمَّ اِنَّ ھٰذَا الْبَیْتَ بَیْتُکَ وَالْحَرَمَ حَرَمُکَ وَالْاَمْنَ اَمْنُکَ وَالْعَبْدَ عَبْدُکَ وَاَنَا عَبْدُکَ وَابْنُ عَبْدِکَ وَھٰذَا مَقَامُ الْعَآئِذِبِکَ مِنَ النَّارِ فَحَرِّمْ لُحُوْمَنَا وَبَشَرَتَنَا عَلَی النَّار اَللّٰھُمَّ حَبِّبْ اِلَیْنَا الْاِیْمَانَ وَزَیِّنْہُ فِیْ قُلُوْبِنَا وَکَرِّہْ اِلَیْنَا الْکُفْرَ وَالْفُسُوْقَ وَالْعِصْیَانَ وَاجْعَلْنَا مِنَ الرَّاشِدِیْنَ۔

اَللّٰھُمَّ قِنِیْ عَذَابَکَ یَوْمَ تَبْعَثُ عِبَادَکَ۔

اَللّٰھُمَّ ارْزُقْنِیَ الْجَنَّۃَ بِغَیْرِ حِسَابٍ۔

ترجمہ: اے اللہ یہ تیرا ہی گھر ہے یہ حرم تیرا ہی حرم محترم ہے اور یہاں کا امن و امان تیرا ہی قائم کیا ہوا ہے اور ہر بندہ تیرا ہی بندہ ہے اور میں عاجز بھی تیرا ہی بندہ ہوں اور تیرا ہی بندہ زادہ ہوں اور یہ مقام تیری مدد سے جہنم کی آگ سے پناہ اور حفاظت کا ہے پس ہمارے گوشت اور چمڑے کو جہنم پر حرام فرما دیجئے۔ اے اللہ ہمیں ایمان کی محبت عطا فرما اور ہمارے دلوں

کو ایمان کے نور سے منور کردے اور کفر و فسق اور معاصیت سے ہمیں نفرت عطافرما اور ہم کو ہدایت یافتہ لوگوں میں شامل فرما اے اللہ مجھ کو قیامت کے دن کے عذاب سے بچا جس دن تو اپنے بندوں کو دوبارہ زندہ فرمائے گا اے اللہ ہم کو بلا حساب و کتاب کے جنت عطافرما۔

تیسرے چکر کی دعا!

بِسْمِ اللّٰہِ اَللّٰہُ اَکْبَرُ وَ لِلّٰہِ الْحَمْدُ کہہ کر تیسرا چکر شروع کریں اور یہ دعا پڑھیں ۔

اَللّٰھُمَّ اِنِّیۡ اَعُوْذُبِکَ مِنَ الشَّکِّ وَ الشِّرْکِ وَ الشِّقَاقِ وَ النِّفَاقِ وَسُوْءِ الْاَخْلَاقِ وَسُوْءِ الْمَنْظَرِ وَ الْمُنْقَلَبِ فِی الْمَالِ وَ الْاَھْلِ وَ الْوَلَدِ، اَللّٰھُمَّ اِنِّیۡ اَعُوْذُبِکَ مِنْ فِتْنَۃِ الْقَبْرِ وَ اَعُوْذُبِکَ مِنْ فِتْنَۃِ الْمَحْیَآءِ وَ الْمَمَاتِ وَ اَعُوْذُبِکَ مِنَ الْخِزْیِ فِی الدُّنْیَا وَ الْاٰخِرَۃِ۔

ترجمہ: اے اللہ میں تیرے دین اوراحکام میں شک کرنے سے
پناہ مانگتا ہوں اور اس بات سے پناہ مانگتا ہوں کہ کسی کو تیرا ہم
سر بناؤں اور تیرے احکام کی مخالفت کرنے اور نفاق سے سوء
اخلاق سے بری چیز کے دیکھنے سے اور پناہ مانگتا ہوں مال اھل
وعیال اور اولاد کی تبدیلی سے۔اے اللہ میں قبر کے فتنہ
سے تیرے دربار میں پناہ مانگتا ہوں اور زندگی اور سکرات
موت کی سختیوں سے پناہ مانگتا ہوں اور دنیااور آخرت کی رسوائی
سے تیری پناہ چاہتا ہوں۔

چوتھے چکر کی دعا!

بِسْمِ اللّٰہِ اَللّٰہُ اَکْبَرُ وَ لِلّٰہِ الْحَمْدُ کہہ کر استلام کریں اور چوتھے
چکر میں یہ دعا پڑھیں
اَللّٰھُمَّ اجْعَلْہُ حَجًّا مَّبْرُوْرًا وَّ سَعْیًا مَّشْکُوْرًا وَّ ذَنْبًا مَّغْفُوْرًا

وَّعَمَلاً صَالِحًا مَّقْبُوْلاً وَّتِجَارَةً لَّنْ تَبُوْرَ يَا عَالِمَ مَا فِى الصُّدُوْرِ اَخْرِجْنِى يَا اَللّٰهُ مِنَ الظُّلُمَاتِ اِلَى النُّوْرِ اَللّٰهُمَّ اِنِّى اَسْئَلُكَ مُوْجِبَاتِ رَحْمَتِكَ وَعَزَائِمَ مَغْفِرَتِكَ وَالسَّلَامَةَ مِنْ كُلِّ اِثْمٍ وَالْغَنِيْمَةَ مِنْ كُلِّ بِرٍّ وَالْفَوْزَ بِالْجَنَّةِ وَالنَّجَاةَ مِنَ النَّارِ رَبِّ قَنِّعْنِىْ بِمَا رَزَقْتَنِىْ وَبَارِكْ لِىْ فِيْمَا اَعْطَيْتَنِىْ وَاخْلُفْ عَلٰى كُلِّ غَائِبَةٍ لِّى مِنْكَ بِخَيْرٍ۔

ترجمہ: اے اللہ میرے اس حج کو حج مبرور اور حج مقبول بنادے اور میری اس کوشش کو ٹھکانہ پر لگادے اور میرے گناہوں کی بخشش فرمادے اور میرے اس عمل کو مقبول ترین عمل صالح بنادے اور اس کو ایسی تجارت بنادے جس میں کوئی گھاٹا نہ ہو۔ اے دلوں کی باتوں کو جاننے والے اے اللہ مجھ کو تاریکی سے نکال کر اجالے میں داخل فرما۔ اے اللہ بے شک میں تیری رحمت کے حصول کے ذرائع اور تیری بخشش کے

راستے اور ہر گناہ سے سلامتی کی التماس کرتا ہوں اور ہر نیکی پر قائم رہنے اور جنت کی کامیابی اور جہنم سے نجات کی التماس کرتا ہوں۔ اے میرے رب مجھے اس روزی پر قناعت عطا فرما جو تو نے مجھے دی ہے اور مجھے برکت عطا فرما ان چیزوں میں جو تو نے مجھے عطا فرمائی ہیں اور تو خیر کے ساتھ میری ہر اس چیز کا نگہبان بن جا جو مجھ سے غائب ہے

پانچویں چکر کی دعا!

بِسْمِ اللّٰہِ اَللّٰہُ اَکْبَرُ وَلِلّٰہِ الْحَمْدُ کہہ کر استلام کریں

اور پانچویں چکر میں یہ دعا پڑھیں

اَللّٰھُمَّ اَظِلَّنِی تَحْتَ ظَلِّ عَرْشِکَ یَوْمَ لَا ظِلَّ اِلَّا ظِلُّ عَرْشِکَ وَلَا بَاقِیَ اِلَّا وَجْھُکَ وَاسْقِنِی مِنْ حَوْضِ نَبِیِّکَ سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم شَرْبَۃً ھَنِیْئَۃً مَرِیْئَۃً لَّا نَظْمَأُ بَعْدَھَا اَبَدًا اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُکَ مِنْ خَیْرِ مَا سَئَلَکَ مِنْہُ نَبِیُّکَ سَیِّدُنَا

مُحَمَّدٌ ﷺ وَاَعُوْذُبِکَ مِنْ شَرِّ مَسْتَعَاذَکَ مِنْهُ نَبِیُّکَ سَیِّدُنَا مُحَمَّدٌ ﷺ وَاَنْتَ الْمُسْتَعَانُ وَعَلَیْکَ الْبَلَاغُ

وَلَاحَوْلَ وَلَاقُوَّۃَ اِلاَّ بِاللهِ

اَللّٰھُمَّ اِنِّی اَسْئَلُکَ الْجَنَّۃَ وَنَعِیْمَھَا وَمَایُقَرِّبُنِیْ اِلَیْھَا مِنْ قَوْلٍ اَوْفِعْلٍ اَوْعَمَلٍ وَاَعُوْذُبِکَ مِنَ النَّارِ وَمَایُقَرِّبُنِیْ اِلَیْھَا مِنْ قَوْلٍ اَوْفِعْلٍ اَوْعَمَلٍ

ترجمہ: اے اللہ جس دن تیرے عرش کے سایہ کے علاوہ کوئی سایہ نہ ہوگا اس دن مجھے عرش کے سایہ کے نیچے جگہ عطافرما اور تیری ذات کے علاوہ کوئی باقی رہنے والا نہیں ہے اور مجھ کو اپنے نبی سیدنا محمد ﷺ کے حوض سے سیراب کرادے ایسا خوش ذائقہ پانی پلادے کہ جس سے پھر ابدالآباد تک پیاس نہ لگے۔ اے اللہ میں تجھ سے ہر اس خیر کا سوال کرتا ہوں جس کا تیرے نبی سیدنا محمد ﷺ نے سوال کیا تھا اور میں ہر اس چیز

کے شر سے تیرے دربار میں پناہ مانگتا ہوں جس سے تیرے نبی سیدنا محمد ﷺ نے پناہ مانگی ہے اور تو ہی مددگار اور تو ہی کافی ہے اور اللہ کی مدد کے بغیر معصیت سے حفاظت اور طاعت پر قدرت نہیں ہو سکتی۔ اے اللہ بے شک میں تجھ سے جنت اور اس کی نعمتوں کا سوال کرتا ہوں اور اس چیز کا سوال کرتا ہوں جو قول و فعل و عمل میں مجھ کو جنت تک پہنچادے اور میں جہنم کے عذاب سے پناہ مانگتا ہوں اور قول و فعل و عمل میں ہر اس چیز سے پناہ مانگتا ہوں جو مجھ کو جہنم سے قریب کر سکتی ہے

چھٹے چکر کی دعا!

بِسْمِ اللّٰہِ اَللّٰہُ اَکْبَرُ وَ لِلّٰہِ الْحَمْدُ کہہ کر استلام کریں اور چھٹے چکر میں یہ دعا پڑھیں

اَللّٰھُمَّ اِنَّ لَکَ عَلَیَّ حُقُوْقًا کَثِیْرَۃً فِیْ مَا بَیْنِیْ وَ بَیْنَکَ

وَحُقُوْقًا كَثِيْرَةً فِيْ مَا بَيْنِي وَبَيْنَ خَلْقِكَ۔
اَللّٰهُمَّ مَا كَانَ لَكَ مِنْهَا فَاغْفِرْهُ لِيْ وَمَا كَانَ لِخَلْقِكَ
فَتَحَمَّلْهُ عَنِّي وَاَغْنِنِيْ بِحَلَالِكَ عَنْ حَرَامِكَ وَبِطَاعَتِكَ
عَنْ مَّعْصِيَتِكَ وَبِفَضْلِكَ عَنْ مَّنْ سِوَاكَ يَاوَاسِعَ
الْمَغْفِرَةِ اَللّٰهُمَّ اِنَّ بَيْتَكَ عَظِيْمٌ وَوَجْهَكَ كَرِيْمٌ وَاَنْتَ يَااَللّٰهُ
حَلِيْمٌ كَرِيْمٌ عَظِيْمٌ تُحِبُّ الْعَفْوَ فَاعْفُ عَنِّيْ۔

ترجمہ: اے اللہ بے شک تیرے، میرے اوپر بے شمار حقوق ہیں جو تیرے اور میرے درمیان ہیں اور بے شمار میرے اور تیری مخلوق کے درمیان میں ہیں۔ اے اللہ ان میں سے جو حقوق تیرے ہیں مجھ سے ادا ہونے سے رہ گئے ہیں تو انہیں معاف فرمادے اور جو تیری مخلوق کے مجھ پر ہیں ان کو اپنی مخلوق سے بخشوانے کی ذمہ داری لے لے اور مجھ کو حلال کمائی کی توفیق عطا فرما اور حرام سے حفاظت فرما۔ اے اللہ

تیری طاعت کے ذریعہ سے معصیت سے حفاظت اوراپنے فضل کے ذریعہ سے غیروں کے دست نگر بننے اوراحسان مند ہونے سے میری حفاظت فرما۔

اے بہت زیادہ بخشنے والے اے اللہ بے شک تیرا گھر بڑی عظمت والاہے اور تیری ذات کرم والی ہے۔

اے اللہ تو بڑا بردبار اور کرم والا اور عظمت والا ہے درگذر کرنے کو تو پسند فرماتا ہے لہٰذا میری خطاؤں کو درگذر فرمادے۔

ساتویں چکر کی دعا!

بِسْمِ اللّٰہِ اَللّٰہُ اَکْبَرُ وَ لِلّٰہِ الْحَمْدُ کہہ کر استلام کریں اور ساتویں چکر میں یہ دعا پڑھیں۔

اَللّٰھُمَّ اِنِّی اَسْئَلُکَ اِیْمَانًا کَامِلاً

وَّیَقِیْنًا صَادِقًا وَّرِزْقًا وَّاسِعًا وَّقَلْبًا خَاشِعًا وَّلِسَانًا ذَاکِراً

وَحَلَالاً طَیِّبًا وَّتَوْبَۃً نَصُوْحًا وَّتَوْبَۃً قَبْلَ الْمَوْتِ وَرَاحَۃً عِنْدَ

الْمَوْتِ وَمَغْفِرَةً وَّرَحْمَةً بَعْدَ الْمَوْتِ وَالْعَفْوَ عِنْدَ الْحِسَابِ
وَالْفَوْزَ بِالْجَنَّةِ وَالنَّجَاةَ مِنَ النَّارِ بِرَحْمَتِکَ
یَاعَزِیْزُ یَاغَفَّارُ رَبِّ زِدْنِیْ عِلْمًا وَّ اَلْحِقْنِیْ بِالصَّالِحِیْنَ۔

ترجمہ: اے اللہ بے شک میں آپ سے ایمان کامل اور سچا یقین اور وسیع ترین رزق کا سوال کرتا ہوں اور خشوع کرنے والا دل اور ذکر کرنے والی زبان، پاک حلال کمائی اور سچی توبہ اور مرنے سے پہلے توبہ کی توفیق اور موت کے وقت سکرات موت کی آسانی اور مرنے کے بعد مغفرت اور رحمت اور حساب وکتاب کے وقت عفو ودرگذر اور معافی اور حصول جنت کے ساتھ کامیابی اور تیری رحمت سے جہنم سے نجات چاہتا ہوں۔ اے بڑے غالب اور بڑی بخشش کرنے والے اے میرے رب مجھ کو علم نافع کی زیادتی عطا فرما اور مجھ کو آخرت میں نیک لوگوں کے زمرے میں شامل فرما۔

اگر یہ دعائیں یاد نہ ہوں تو فکر کرنے کی کوئی ضرورت نہیں

کتاب سے دیکھ دیکھ کر پڑھنے کی بھی ضرورت نہیں ہے بلکہ اپنی مادری زبان میں بھی دعا مانگ سکتے ہیں اور اس میں توجہ زیادہ رہتی ہے اور اپنی ضروریات کو اللہ تعالی سے اچھی طرح مانگا جاسکتا ہے بلکہ عربی نہ جاننے والوں کے لئے یہی بہتر ہے۔

دوران طواف ذکر کرنا افضل ہے مثلا تیسرا کلمہ، درود شریف، استغفار، کلمہ طیبہ وغیرہ، اسی طرح اگر اور ادِ فتحیہ یاد ہو تو وہ بھی پڑھ لیں تو اچھا ہے زور زور سے چلا کر نہ پڑھیں جیسے وہاں لوگ پڑھتے ہیں جس سے دوسروں کو خلل ہوتا ہے ایسا کرنا مناسب نہیں ہے طواف ختم کر کے فورا کندھا چھپا لیں اور نماز بھی کندھا چھپا کر پڑھ لیں۔

طواف کا طریقہ!

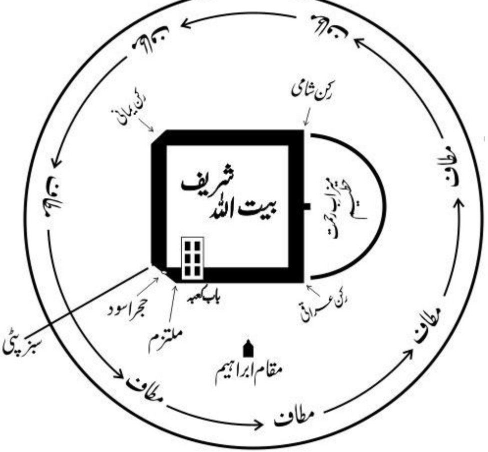

مَاءُزَمْزَمْ لِمَاشُرِبَ لَہٗ!

نماز طواف کے بعد آبِ زمزم پی لیں زمزم کا پانی پیتے وقت جس چیز کی نیت کریں گے وہ چیز ان شاءاللہ مل جائے گی

حدیث شریف میں ہے

مَاءُزَمْزَمْ لِمَاشُرِبَ لَہٗ (رواہ ابن ماجہ)

زمزم کا پانی جس نیت سے پیا جائے وہ مراد پوری ہو گی۔

ٹھنڈا زمزم اگر نہ پی سکیں تو جس کولر کے اوپر (NOT,COLD) یا غَیْرُ مَبَرَّدٍ لکھا ہو اس میں سے پی لیں۔ زمزم متبرک پانی ہے پیتے وقت یہ دعا پڑھیں:

بِسْمِ اللّٰہِ وَعَلٰی بَرَکَۃِ اللّٰہِ اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُکَ عِلْمًا نَافِعًا وَّرِزْقًا وَّاسِعًا وَّشِفَاءً مِّنْ کُلِّ دَاءٍ۔

آب زمزم پی کر حجرہ اسود کے سامنے آکر استلام کریں (یہ نواں استلام ہو گا)

اس کے بعد صفا اور مروہ کے درمیان سات چکر لگائیں، صفا سے اس طرح شروع کریں کہ آپ اپنا چہرہ کعبہ شریف کی طرف کر کے یہ پڑھیں: اَبْدَءُ بِمَا بَدَءَ اللّٰہ پھر یہ آیت شریفہ پڑھیں: اِنَّ الصَّفَا وَالْمَرْوَۃَ مِنْ شَعَآئِرِ اللّٰہِ فَمَنْ حَجَّ الْبَیْتَ اَوِ اعْتَمَرَ فَلَاجُنَاحَ عَلَیْہِ اَنْ یَّطَّوَّفَ بِھِمَا وَمَنْ تَطَوَّعَ خَیْرًا فَاِنَّ اللّٰہَ شَاکِرٌ عَلِیْمٌ۔

یہ آیت صفا کے گنبد پر بھی لکھی ہوئی ہے آپ دیکھ کر بھی پڑھ سکتے ہیں اس کے بعد کندھوں تک ہاتھ اٹھا کر اَللّٰہُ اَکْبَرُ اور کلمہ طیبہ لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ ﷺ پڑھیں اور خوب دعائیں مانگیں اس میں کندھا کھلا نہ رکھیں اَلْمِیْلَیْنِ الْاَخْضَرَیْنِ یعنی سبز راڈوں (Green Tubelights) کے درمیان مرد تیز تیز چلیں، زیادہ دوڑنہ لگائیں اس کو سعی کہتے ہیں، مستورات کو سعی نہیں کرنی ہے وہ اپنی چال چلیں گی

دوران سعی چوتھا کلمہ پڑھیں اور یہ پڑھیں:

لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ وَانْجَزَ وَعْدَهٗ وَنَصَرَ عَبْدَهٗ وَهَزَمَ الْاَحْزَابَ وَحْدَهٗ۔

ترجمہ: اللہ تعالی کے سوا کوئی معبود نہیں وہ اکیلا ہے اس نے اپنا وعدہ پورا کیا اور اپنے بندے کی مدد فرمائی اور اکیلے ہی سب مخالف دشمنوں کو شکست دی۔

سعی کے دوران مثل حضرت ہاجرہؓ کے اپنی بے بسی و بے کسی احتیاج اور تذلل کا استحضار رہے۔

سعی کے دوران زیادہ تر یہ دعا پڑھیں

رَبِّ اغْفِرْ وَارْحَمْ وَتَجَاوَزْ عَمَّا تَعْلَمُ اِنَّکَ اَنْتَ الْاَعَزُّ الْاَکْرَمُ

مروہ پر پہنچ کر قبلہ رخ ہو کر دعا کریں یہ ایک چکر پورا ہوا۔

اب مروہ سے صفا کی طرف لوٹیں اس میں بھی سبز راڑوں

کے درمیان دوڑ لگائیں، صفا پر پہنچ کر یہ دوسرا چکر ہوا۔
اس طرح سات چکر لگا کر مروہ پر آخری چکر ختم کریں۔

مسئلہ: سعی کے بعد موقع ملے تو دو رکعت نفل نماز پڑھ لیں، لیکن مروہ پر نہ پڑھیں بلکہ حرم شریف میں پڑھیں۔

مسئلہ: اگر سعی کے درمیان تھک جائیں تو تھوڑی دیر بیٹھ کر آرام کر لیں پھر بقیہ سعی پوری کر لیں۔

مسئلہ: طواف کے فوراً بعد سعی کرنا لازم نہیں تھکاوٹ ہو تو کچھ دیر ٹھہر کر سعی کریں خاص طور پر مستورات بہت تھک جاتی ہیں ان کا خیال رکھیں۔

مسئلہ: طواف اور سعی کے درمیان اگر نماز شروع ہو

جائے تو فوراً نماز میں شامل ہو جائیں، جہاں پہنچے تھے وہیں سے پھر طواف اور سعی شروع کریں۔

مسئلہ : طواف اور سعی کے درمیان اگر بھول جائے کہ کتنے چکر ہوئے تو ایسی صورت میں کم مقدار پر عمل کریں، یعنی اگر یہ یاد نہ رہے کہ میں نے چار چکر لگائے تھے یا پانچ تو ایسی صورت میں چار ہی شمار کریں البتہ نفل طواف کے چکروں میں اگر شک ہو جائے تو غالب گمان پر عمل کریں۔

اس کے بعد خود (یا دوسرے آدمی سے) سر کے بال اُسترے سے صاف کرلیں یا تراش لیں البتہ حلق کرنا افضل ہے حلق کرنے والے کے لئے سر کے ہر بال کے بدلہ میں قیامت میں ایک نور عطا ہوگا (رواہ ابن حبان)

مسئلہ : اگر سر کے بال ایک پوروے سے کم ہوں تو استرے سے ہی صاف کرنے ضروری ہیں قینچی یا مشین سے کاٹنے کی صورت میں حکم پورا نہ ہوگا اگر ایسا کیا تو دم لازم ہوگا۔

مسئلہ : محرم کا اپنا سر مونڈھنے سے پہلے دوسرے کا سر مونڈھ لینا جائز ہے۔

مسئلہ : سر پر بال نہ بھی ہوں تب بھی حلق کرنا ضروری ہے ورنہ دم لازم آئے گا، گنجے کے سر پر اُسترا پھیر لینا ضروری ہے۔ الحمد للہ اب آپ کا عمرہ مکمل ہو گیا اور اب آپ حلال ہو گئے اپنے ہوٹل پر آجائیں اور احرام کھول کر نہا دھو کر اطمینان کے ساتھ اب مستورات کو اپنے ساتھ لے جائیں

عورتیں عمرہ کیسے کریں گی؟

مستورات بھی اسی طرح عمرہ کریں گی جس طرح سے مرد کرتے ہیں البتہ چند چیزوں میں فرق ہے۔

نمبر ا: عورتیں ہر قسم کے طواف میں گٹوں تک بازو بند رکھیں اسی طرح باریک ڈوپٹہ جس میں بال نظر آتے ہوں نہ پہنیں کیونکہ اس میں نماز اور طواف نہ ہوگا، بازو اگر 4/1 کھلا رہے گا تو طواف نہ ہوگا اسمیں بڑی کوتاہی ہوتی ہے۔

نمبر ۲: طواف کرتے ہوئے عورتیں رمل نہیں کریں گی بلکہ وہ اپنی چال چلیں گی اسی طرح صفا اور مروہ کے درمیان بھی نہیں دوڑیں گی۔

نمبر ۳: مستورات اپنے تمام بالوں کو اکٹھا کر کے آخری

سرے سے ایک پوروے سے کچھ زائد کاٹ لیں گی واضح رہے کہ سارے بالوں کا کنارہ کاٹنا سنت ہے، ایک چوتھائی (1/4) بالوں کا کنارہ کاٹنا واجب ہے اگر اتنا حصّہ نہ کاٹا تو دم لازم ہوگا مثلاً سر میں ایک لاکھ بال ہوں تو پچیس ہزار بالوں کا کنارہ کاٹ دینا واجب ہے لہذا جہاں جہاں سے ممکن ہو بالوں کا کنارہ کاٹ لیں۔

عورتیں اس میں کوتاہی کرتی ہیں اس کا خاص خیال رکھیں۔

مسئلہ: جو عورت خدانخواستہ گنجی ہو وہ سر پر قینچی چلائے اس سے حکم پورا ہوگا۔

الحمدللہ اب آپ کی مستورات کا عمرہ بھی مکمل ہوا۔

اب آپ جب تک مکہ شریف میں ہیں اپنے کپڑوں میں رہ کر خوب نفلی طواف کرتے رہیں ان میں نہ ہی رمل

کرنا ہے اور نہ احرام باندھنا ہے البتہ ہر طواف کے بعد دو رکعت نماز پڑھنا واجب ہے ان طوافوں کے بعد صفا مروہ کی سعی بھی نہیں کرنی ہے۔ نوٹ: زندوں اور مردوں کی طرف سے بھی طواف کر سکتے ہیں اس کا ثواب ان کو ملے گا لہٰذا مرحومینکو نہ بھولیں

عمرہ افضل ہے یا طواف!

جتنے وقت میں عمرہ ہوتا ہے اگر وہ پورا وقت طواف میں ہی گزارے تو طواف افضل ہے اگر اتنے طواف نہیں کرتا ہے تو پھر عمرہ افضل ہے بعض علماء کرام فرماتے ہیں کہ سات طوافوں کا ثواب ایک عمرہ کے برابر ہے

مکہ مکرمہ کے قیام کے دوران حج تمتع کرنے والے کے لئے حج سے پہلے اور حج کے بعد بار بار عمرہ کرنے میں کوئی حرج نہیں

البتہ عمرہ کے لئے حدود حرم سے باہر جاکر احرام باندھنا ضروری ہے لہٰذا حدود حرم سے باہر کسی بھی جگہ سے احرام باندھ سکتا ہے چاہئے مسجد عائشہؓ سے باندھے یاجِعرّانَہ سے باندھیں۔ البتہ قارن (وہ حاجی جس نے حج اور عمرہ کا احرام ایک ہی نیت کے ساتھ باندھا) حج سے پہلے عمرہ کے بعد دوسرا عمرہ نہیں کرسکتا ہے بلکہ حج کے بعد کرسکتا ہے۔ کیونکہ عمرہ کرنے کے بھی وہ احرام نہیں کھول سکتا ہے بلکہ قربانی کرنے کے بعد احرام کھولے گا۔

(چند ضروری مسائل:)

مسئلہ: حالت احرام میں اگر ٹھنڈی لگ جائے یا خدانخواستہ بیمار ہوجائے تو گرم کمبل احرام کی چادر کے بدلے میں یا احرام

کی چادر کے اوپر استعمال کرنے میں کوئی حرج نہیں ہے ایسے ہی لیٹتے وقت کمبل یالحاف اپنے اوپر ڈال سکتے ہیں البتہ مرد کا سر اور چہرہ اور عورت کا چہرہ کھلا رہے لیکن پاؤں کا کھلا رکھنا ضروری نہیں ان پر چادر وغیرہ ڈال سکتا ہے۔

احرام کی حالت میں ماسک لگانا!

احرام کی حالت میں چہرے پر ماسک لگانا مرد و عورت دونوں کے لئے ناجائز ہے۔ اگر کسی نے ماسک لگایا اور وہ اتنا چوڑا ہے جس سے چہرہ کا چوتھائی حصّہ ڈھک جائے اور مسلسل بارہ گھنٹے اسی حال میں گذرے تو دم لازم ہوگا اور اگر ماسک چہرے پر چوتھائی حصّہ سے کم ہو یا بارہ گھنٹے سے کم لگایا تو صدقہ واجب ہوگا لہٰذا احرام کی حالت میں ماسک نہیں لگانا چاہئے۔ عورت اگر برقعہ پہنے تو وہ بھی چہرے کے ساتھ نہیں لگنا چاہئے بلکہ

چہرے سے علاحدہ ہونا چاہئے جسکی تفضیل شروع میں لکھ دی گئی ہے ۔

مسئلہ: اگراحرام کی چادر باتھ روم میں جاتے وقت گرجائے اوراس پر پاک پانی لگ جائے تو کوئی حرج نہیں لیکن اگرناپاک پانی لگ جائے تو جتنا حصّہ ملوث ہوگیا صرف اتنا حصّہ ایسے صابن سے جس میں خوشبو نہ ہو یا صابن استعمال کئے بغیر ہی دھو لیں، ساری چادر دھونے کی ضرورت نہیں۔اسی طرح اگرکسی وجہ سے پوری چادر دھونی پڑے تو اس کے بدلے میں دوسری چادر استعمال کرنے میں کوئی حرج نہیں ہے اول سے آخر تک ایک ہی چادر کا استعمال کرنالازم نہیں ہے۔

مسئلہ: احرام کی چادر سامان والے بیگ میں رہ گئی جو بیگ جہاز کے اندر گیا ہینڈ بیگ میں رکھنا بھول گیا تھا اب کسی بھی رنگ کی چادر، شال، شیٹ کو احرام کے بدلہ میں باندھ سکتے ہیں پھر جب احرام ملے تو وہی سفید چادر استعمال کریں اس سے احرام میں کوئی فرق نہیں پڑے گا۔ اگر کوئی چادر یا شیٹ میسر نہ ہو تو اپنے کپڑوں میں ہی احرام کی نیت کرلیں اور احرام کی نماز پڑھ لیں جدہ پہنچ کر بیگ سے احرام نکال کر باندھیں چند گھنٹے جو احرام کی نیت کے بعد سلے ہوئے کپڑے بدن پر رہے اس پر کچھ صدقہ دیدیں مثلاً ایک مٹھی کھجور یا ایک مٹھی گیہوں کی قیمت ادا کریں۔ بارہ گھنٹوں سے کم وقت میں سلے ہوئے کپڑوں میں رہنے سے دم لازم نہیں آئے گا البتہ اگر بارہ گھنٹے یا اس سے زیادہ کا وقت گذرا تو ایک دم دینا لازم ہو جائے گا۔

(چھوٹے بچوں کا احرام)

بچہ اگر سمجھدار اور باشعور ہے تو خود ہی احرام کی نیت کرے گا اور عمرہ وحج کے تمام ارکان بالغ شخص کی طرح انجام دیگا۔ اگر ناسمجھ ہے تو اس کی نیت کا اعتبار نہیں کیونکہ نیت کرنا جانتا ہی نہیں لہٰذا اس کا ولی اس کی طرف سے احرام کی نیت کرے گا اور تلبیہ پڑھے گا طواف کرتے وقت بچہ والدین کی گود میں ہوگا یا Wheel chair پر ہوگا دونوں صورتوں میں بچے کا طواف ادا ہو جائے گا یہی حکم صفا و مروہ کی سعی کا بھی ہے

مسئلہ: بچہ کی طرف سے احرام باندھتے وقت اس کے بدن سے سلے ہوئے کپڑے اتار کر احرام کی چادر اور لنگی پہنادی جائے اگر بے سلی لنگی بار بار کھل جانے اور گر جانے کا اندیشہ ہو تو سلی ہوئی لنگی پہنانے میں کوئی حرج نہیں ہے۔

سوال: چھوٹے بچوں کو پیشاب سے بچانے کے لئے Diapper استعمال کرتے ہیں جو کہ سلا ہوا ہوتا ہے تو احرام کی حالت میں کیا کریں؟

جواب: احرام کی حالت میں ڈائپر استعمال کریں جس وقت طواف کرنے کے لئے جانا ہو تو اس وقت نیا ڈائپر استعمال کریں اور جب باہر نکلیں تو اس ڈائپر کو دیکھیں اگر بچے نے پیشاب کیا ہے تو بدل دیں ورنہ وہی رکھیں۔

ولی کو چاہئے کہ بچے کو بھی ممنوعات احرام سے بچائے رکھے تاہم اگر بچہ کسی ممنوع چیز کا ارتکاب کرے تو دونوں (ولی اور بچہ) پر کوئی جرمانہ لازم نہیں۔

ولی بچہ کی طرف سے وہ تمام ارکان خود ادا کرے گا جو بچہ ادا نہ کر سکتا ہو جیسے حج میں رمی کرنا البتہ طواف کے بعد دو رکعت بچہ

کی طرف سے لازم نہیں کیونکہ یہ دو رکعت بچہ پر بھی لازم نہیں ہیں۔

طواف کے دوران اگر وضوء ٹوٹ جائے!

پورے طواف میں باوضوء رہنا ضروری ہے اگر درمیان میں وضوء ٹوٹ جائے تو نیا وضوء کرنا لازم ہے

البتہ اگر چار چکر کرنے سے پہلے وضوء ٹوٹ جائے تو نیا وضوء کرکے از سر نو طواف شروع کرلیں لیکن اگر چار چکر کرنے کے بعد وضوء ٹوٹ جائے تو نیا وضوء کرکے باقی تین چکر مکمل کرلے اگر جی چاہے تو نئے سرے سے مکمل طواف کرلے دونوں صورتیں درست ہیں لیکن افضل یہ ہے کہ از سر نو طواف کریں۔

مسئلہ: دوران طواف اگر نماز کھڑی ہو جائے تو پہلے نمازِ

فرض و سنتیں ادا کریں نماز سے فارغ ہونے کے بعد جہاں سے طواف کی نیت ختم کی تھی وہیں سے طواف شروع کریں۔

مسئلہ: اگر خطبہ جمعہ شروع ہو جائے تو طواف شروع نہ کریں خطبہ سننے کے لئے بیٹھ جائیں کیونکہ خطبہ شروع ہونے کے بعد طواف کرنا جائز نہیں البتہ اگر طواف کے دوران خطبہ شروع ہو جائے تو اس چکر کو پورا کریں اور خطبہ سننے کے لئے بیٹھ جائیں۔

مسئلہ: اگر مستورات گھر سے نکلتے وقت حالت حیض میں تھیں صفائی کا غسل کر کے عمرہ کی نیت کر کے تلبیہ پڑھیں البتہ احرام کی نماز نہ پڑھیں اب یہ محرمہ بن گئی حالت احرام کی تمام پابندیاں ان پر لازم ہو گئیں۔ مکہ مکرمہ میں اپنی قیام گاہ پر رہیں جب حیض سے پاک ہو نگی تو صابن استعمال کئے بغیر غسل

کریں میل کچیل دور نہ کریں غسل کرنے کے بعد عمرہ کے ارکان مکمل کر کے احرام کھول لیں۔

مسئلہ: اگر احرام کی نیت کرنے کے بعد مکہ مکرمہ پہنچ کر حیض شروع ہوا تب بھی پاکی کا انتظار کریں لیکن ان دنوں میں بھی ممنوعات احرام کا خاص خیال رکھیں یعنی خوشبو استعمال نہ کریں خوشبودار صابن سے ہاتھ، منہ یا برتن نہ دھوئیں ورنہ دم لازم آئے گا۔

نوٹ: احرام کی حالت میں مہندی لگانا بھی جائز نہیں ہے۔

مسئلہ: ان ایام میں نماز پڑھنا تلاوت کرنا جائز نہیں البتہ تسبیحات، تہلیلات، درود واذکار اور دعاؤں میں مشغول رہیں جب حیض ختم ہو جائے تو عمرہ کریں۔

مسئلہ: اگر کسی عورت نے عمرہ کا احرام باندھا لیکن عمرہ کرنے سے پہلے ہی حیض آنا شروع ہوا اور ابھی پاک نہ ہوئی تھی یہاں تک کہ حج کے احرام باندھنے کا وقت آگیا تو غسل کر کے بالوں میں عمرہ کے احرام سے نکلنے کی نیت سے کنگی کرے اور عمرہ کی نیت ختم کرے اب حج کا احرام باندھے اور حج مکمل کرنے کے بعد مسجد عائشہؓ جا کر احرام باندھ کر اس عمرہ کی قضاء کرے۔

نوٹ: اس خاتون پر ایک دم لازم ہوا کیونکہ عمرہ کئے بغیر ہی اس کو عمرہ کا احرام کھولنا پڑا لہٰذا اس جانور کے گوشت سے خود کچھ نہ کھائے۔

البتہ اس کا حج، حج تمتع نہ رہا بلکہ حج افراد بن گیا لہٰذا حج تمتع کی قربانی اس پر لازم نہیں ہوئی۔

مسئلہ :اگر کسی خاتون نے ایام حج سے پہلے حج کے مہینوں میں عمرہ مکمل کیا پھر حج سے پہلے مدینہ طیبہ چلی گئی اور واپسی پر ذوالحلیفہ سے عمرہ کا احرام باندھا لیکن عمرہ کرنے سے پہلے ہی اس کو حیض آگیا یہاں تک کہ حج کے احرام باندھنے کا وقت ہو گیا اور حج کا احرام باندھا اور حج کیا اس کا یہ حج، حج تمتع بن گیا لہٰذا تو دو بھیڑ ذبح کرے گی ایک جانور تو اس لئے کہ اس نے حج تمتع کیا کیونکہ ایک سفر میں حج اور پہلا عمرہ کیا اور دوسرا جانور دم کا ہے کیونکہ دوسرا عمرہ اس کا قضاء ہو گیا۔

مسئلہ : اگر کوئی خاتون عمرہ یا حج کا طواف مکمل کر چکی تھی البتہ سعی ابھی باقی تھی کہ حیض آنا شروع ہوا تو پاکی کا انتظار نہ کرے بلکہ سعی مکمل کرے اس کے لئے پاکی شرط نہیں کیونکہ صفا و مروہ اس وقت بھی مسجد کی حدود میں داخل نہیں ہے

مسئلہ : جس خاتون کو طواف کے دوران تکلیف شروع ہو جائے تو فوراً طواف کی نیت ختم کر کے مسجد سے نکلے اور پاکی کے بعد اس سر نو طواف کرے۔

مسئلہ : ہر طواف کے بعد دو رکعت پڑھنا واجب ہے یہ دو رکعت جب تک نہ پڑھیں اس وقت تک دوسرا طواف کرنا جائز نہیں البتہ اگر مکروہ وقت ہو جس میں نماز پڑھنا جائز نہیں جیسے طلوع آفتاب یا غروب آفتاب یا زوال کا وقت، اس وقت ایک طواف ختم کر کے دوسرا طواف شروع کر سکتے ہیں اور جب مکروہ وقت ختم ہو جائے تو ہر طواف کی دو دو رکعت الگ الگ ادا کریں۔

نیت اس طرح کریں!

یااللہ یہ دو رکعت پہلے طواف کی ہیں پھر دوسرے اور تیسرے طواف کی دوگانہ اسی طرح ادا کرے۔

مسئلہ : صفاومروہ کی سعی باوضوء کرنا سنت ہے اور اگر صفاومروہ کی سعی کے دوران وضوء ٹوٹ جائے تو نیا وضوء کرکے بقیہ سعی پوری کرے لیکن اگر بھیڑ کی وجہ سے وضوء کرنے میں دشواری ہو یا ساتھیوں کے بچھڑ جانے کا خوف ہو تو بے وضوء سعی کراہت کے ساتھ ادا ہو جائے گی اور دم واجب نہ ہوگا۔

مسئلہ : مستورات اور ضعیف حضرات اگر سعی کرتے وقت تھک جائیں تو تھوڑی دیر آرام کے بعد پھر بقیہ چکر پورے کرلیں لہٰذا مستورات اور بوڑھوں کو پے در پے چکر لگانے پر مجبور نہ

کریں۔ سعی کے دوران بوقت ضرورت پانی پینے یا پھل وغیرہ کھانے کی اجازت ہے۔

نمازی کے آگے سے نہ گذریں!

نمازی کے سامنے سے گزرنا گناہ ہے یہ سب جانتے ہیں لیکن حرمین شریفین میں لوگ اس کا بالکل خیال نہیں رکھتے جیسا کہ دیکھنے میں آتا ہے (الاماشاءاللہ)۔

اگر نمازی کے سامنے سے نکلنے کی مجبوری ہو تو کم از کم سجدہ کی جگہ چھوڑ کر آگے کو نکلے کیونکہ مسجد کبیر میں بوقت ضرورت اس کی اجازت ہے البتہ بالکل سجدہ کی حدود کے اندر نکلنے سے آدمی گناہ گار ہوگا آپ اس کا ضرور خیال رکھیں۔

حرم شریف میں بعض مرتبہ عورتیں مردوں کے برابر، نماز میں کھڑی ہوتی ہیں اس طرح کرنے سے عورت کے دائیں،

بائیں اور پیچھے تین مردوں کی نماز فاسد ہوجاتی ہے البتہ اگر عورت اور مرد کے درمیان ایک آدمی کے کھڑے ہونے کے برابر جگہ خالی ہو یادیوار یاستون یااور کوئی آڑ درمیان میں ہو یااسی طرح عورت بالکل سامنے نہیں ہے بلکہ دائیں بائیں ہے توان مردوں کی نماز ادا ہو جائے گی۔

یہ حکم صرف فرض نمازوں کا ہے جبکہ ایک ہی امام پیچھے نماز پڑھ رہے ہوں نوافل اور سنتیں فاسد نہیں ہوتیں ہیں لیکن ان نمازوں میں بھی مرد عورتوں کے قریب اور عورتیں مردوں کے قریب نماز نہ پڑھیں۔

عورتوں کے لئے حرم شریف میں نماز کے لئے مخصوص جگہیں گھیر لی گئی ہیں خواتین سے گذارش ہے کہ انہی جگہوں پر فرض ادا کریں۔

حج ایک نظر میں

حج کا پہلا دن ۸ ذالحجہ:

حج کی نیت کا طریقہ!

حج کا احرام باندھنے سے پہلے آپ صفائی ستھرائی (بال، ناخن وغیرہ) صاف کریں اور غسل کر کے ہوٹل یا مسجد حرام میں نماز احرام کا سلام پھیر کر حج کی نیت اس طرح کریں

اَللّٰھُمَّ اِنِّی اُرِیْدُ الْحَجَّ فَیَسِّرْہُ لِیْ وَتَقَبَّلْہُ مِنِّی۔

ترجمہ :اے اللہ بے شک میں حج کا ارادہ کرتا ہوں اُس کو میرے لئے آسان فرما اور میری طرف سے قبول فرما۔

اس کے بعد تلبیہ پڑھیں درود شریف پڑھیں اور دعا کریں۔

اگر موقع ملے تو ایک نفل طواف کر کے صفا مروہ کی سعی کریں، موقع نہ ملے تو سیدھے منٰی تشریف لے جائیں منٰی میں

نماز ظہر، عصر، مغرب، عشاء اور ۹ ذالحجہ کی نماز فجر پڑھیں یہاں اپنے وقت کی قدر کریں، ذکر، تلاوت، درود شریف اور دعامیں مشغول رہیں۔

واضح رہے کہ منیٰ، عرفات، مزدلفہ مکہ شریف کی حدود میں داخل ہو چکے ہیں اس لئے اگر آپ کو مکہ شریف میں پندرہ دن یا اس سے زیادہ رہنا ہے تو آپ مقیم ہیں لہٰذا منیٰ، عرفات، مزدلفہ میں آپ پوری نماز ادا کریں گے قصر کرنے کی اجازت نہیں ہے

البتہ اگر آپ کو پندرہ دن سے کم رہنا ہے تو آپ مسافر ہیں اس لئے منیٰ مزدلفہ اور عرفات میں آپ قصر کریں گے یعنی ظہر، عصر، عشاء میں چار رکعت فرض کے بجائے دو رکعت فرض

پڑھیں گے وتر پڑھنا لازم ہے نیز ان جگہوں پر سنتوں، نوافل، تہجد، اشراق، چاشت وغیرہ کا خوب اہتمام کریں۔

نوٹ! یادرکھیں وہاں منٰی عرفات وغیرہ میں دوسرے مسلک کے حضرات بھی ہوں گے اُن سے اس بارے میں بحث ومباحثہ نہ کریں کیوں کہ وہ مقیم اور مسافر دونوں کے لئے قصر لازم سمجھتے ہیں۔

حج کا دوسرا دن ۹ ذالحجہ

نماز فجر منٰی میں پڑھ کر سلام پھیرتے ہی بلند آواز سے ایک مرتبہ تکبیر تشریق
اَللّٰہُ اَکْبَرُ اَللّٰہُ اَکْبَرُ لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَاللّٰہُ اَکْبَرُ اَللّٰہُ اَکْبَرُ وَلِلّٰہِ الْحَمْدُ
پڑھیں، مستورات آہستہ سے پڑھیں گی۔ یہ تکبیر ۱۳ ذالحجہ کی عصر سمیت ہر فرض نماز کے بعد ایک مرتبہ پڑھنا واجب ہے

یوم عرفہ!

طلوع آفتاب کے بعد آپ کو منیٰ سے عرفات جانا ہے۔

عرفات میں ٹھہرنا حج کا اہم فرض ہے یہاں آپ غروب آفتاب تک رہیں گے یہاں آپ کو ظہر اور عصر کی نماز ادا کرنی ہے۔ اگر آپ مسجد نمرہ کے امام کے پیچھے نماز پڑھیں گے تو ظہر اور عصر ایک ساتھ پڑھیں گے سنتیں نہیں پڑھنی ہیں البتہ اگر آپ مقیم ہیں تو امام کے سلام پھیرنے کے بعد دو رکعت فرض بغیر قرات کے اور پڑھ لیں۔

اور اگر اپنے اپنے خیموں میں نماز پڑھنی پڑے تو آپ دونوں نمازوں کو ایک ساتھ نہیں پڑھ سکتے ہیں بلکہ ظہر کے وقت اذان دے کر صرف ظہر کی نماز اول و آخر کی سنتوں کے ساتھ پڑھیں گے پھر دعا وغیرہ میں مشغول ہو جائیں جب عصر کا

وقت ہو جائے تو عصر کی اذان دے کر اپنی جماعت کر لیں دونوں نمازوں کو اکٹھا پڑھنا جائز نہیں ہے۔

سورج غروب ہونے کے بعد مغرب نماز پڑھے بغیر ہی مزدلفہ کیلئے روانہ ہوں گے مزدلفہ میں بوقت عشاء ایک اذان ایک تکبیر کے ساتھ پہلے مغرب کی فرض نماز، پھر عشاء کی فرض نماز، پھر مغرب اور عشاء کی سنتیں اور آخر میں وتر کی نماز پڑھیں۔

یہ رات بابرکت ہے اس لئے عبادت میں مشغول رہیں۔

تھکاوٹ ہو تو آرام بھی کر لیں البتہ تہجد نہ چھوڑیں

وقوف مزدلفہ کا وقت صبح صادق اور طلوع آفتاب کے درمیان ہے البتہ یہ وقوف صرف مردوں پر واجب ہے عورتیں اور بچے رات کو ہی منیٰ میں اپنے خیموں میں آسکتے ہیں

مزدلفہ سے ۴۹یا۷۰ کنکریاں ساتھ اٹھالیں، منیٰ سے بھی کنکریاں اُٹھاناجائزہے البتہ جمرات سے اُٹھاناجائزنہیں ہے۔

حج کا تیسرادن ۱۰ذی الحجہ

آج کادن بہت مشغولیت کاہے سب سے پہلے آپ مزدلفہ میں فجر کی نمازاول وقت پڑھ کر دعاوغیرہ میں مشغول ہوجائیں سورج نکلنے سے ذراپہلے منیٰ کیلئے روانہ ہوجائیں۔

منیٰ پہنچ کر صرف ایک شیطان کوسات کنکریاں مارنی ہیں۔ کنکر یاں مارنے سے پہلے ہی تلبیہ بند کردیں۔

غروب آفتاب تک کنکریاں مارناجائزہے غروب کے بعد مکروہ ہے البتہ مستورات اور کمزور لوگوں کیلئے رات میں بھی بلاکراہت کنکریاں مارناجائزہے بلکہ عورتوں کیلئے رات میں کنکریاں مارناافضل ہے

شیطان کو از خود کنکریاں مارنا لازم ہے دوسرے کو وکیل بنانا جائز نہیں ہے ورنہ دم لازم ہوگا البتہ کمزور آدمی کے لئے اپنی طرف سے وکیل بنانا جائز ہے۔لوگ اس میں بڑی کوتاہی کرتے ہیں

کنکریاں مارنے کے بعد قربانی کرنی ہے جو حاجی مقیم اور صاحب نصاب ہے اُس کو دو قربانیاں کرنی ہیں۔

ا۔حج کی قربانی ۲ ۔عید کی قربانی۔

بہتر یہی ہے کہ عید کی قربانی کیلئے اپنے گھر والوں کو بتاکے رکھیں کہ میرے نام کی قربانی کرنا۔

اگر حاجی مسافر ہے تو صرف حج کی قربانی لازم ہے

گنجائش ہو تو آنحضرت ﷺ کی طرف سے بھی الگ سے ایک قربانی کرلیں۔

قربانی کے بعد مرد سر مونڈوائیں گے اور عورتیں بالوں کا کنارہ اسی طرح کاٹ لیں جیسا کہ عمرہ کے بیان میں لکھا گیا۔ سر منڈھانے کے بعد آپ حلال ہو گئے احرام اُتار کر اپنے کپڑے پہن لیں البتہ طواف زیارت سے پہلے بیوی حلال نہیں۔

اب آپ کے ذمہ صرف طواف زیارت رہا جب موقعہ ملے ۱۰۔۱۱۔۱۲ھ ذی الحجہ کو طوافِ زیارت کر لیں یہ طواف حج میں فرض ہے۔ طواف زیارت اپنے کپڑوں میں کرنا ہے

اگر ۸ھ تاریخ کو نفلی طواف اور سعی کی تھی تو آج صفا مروہ کی سعی نہیں کرنی ہے۔ اگر ۸ تاریخ کو سعی نہیں کی تھی تو طواف زیارت میں آپ رمل بھی کریں گے اور سعی بھی۔

۱۲ھ تاریخ کو غروب سے پہلے پہلے طواف زیارت کرنا ضروری

ہے ورنہ دم لازم ہو گا البتہ سعی حج کے بعد بھی کر سکتے ہیں۔
حج کے دوران اگر عورت کو عذر شروع ہو جائے تو نماز اور طواف کے علاوہ تمام ارکان ادا کر سکتی ہے مثلاً منیٰ، مزدلفہ اور عرفات کا قیام اور اس دوران دعا استغفار اور ذکر کر سکتی ہے شیطانوں کو کنکر یاں بھی مار سکتی ہے، پاک ہونے کے بعد صابن استعمال کئے بغیر غسل کر کے پاک کپڑے پہن کر طواف زیارت کرے۔اس تاخیر کی وجہ سے مستورات پر دم لازم نہ ہو گا

حج کا چوتھا دن ۱۱ذی الحجہ

آج صرف ایک کام کرنا ہے وہ یہ کہ زوال کے بعد تینوں شیطانوں کو کنکریاں مارنی ہیں اگر زوال سے پہلے کنکریاں مار دیں تو ضائع ہوں گی دوبارہ مارنا لازم ہے ورنہ دم لازم ہو گا۔

نوٹ!زوال سے مراد طلوع آفتاب نہیں جیساکہ عوام نے سمجھ رکھاہے بلکہ مراد شروع ظہر ہے یعنی ظہر شروع ہونے کے بعد کنکریاں مارنی ہیں

حج کا پانچواں دن ۱۲ ذی الحجہ

آج بھی زوال کے بعد تینوں شیطانوں کو کنکریاں مارنی ہیں لیکن غروب آفتاب سے پہلے پہلے فارغ ہو جائیں اگر بغیر کسی عذر کے رات میں کنکریاں ماریں تو منیٰ ہی میں قیام کرنا ہو گا اس رات مکہ مکرمہ آنا مکروہ ہے مگر دم لازم نہ ہو گا البتہ کمزور مردوں اور مستورات کیلئے رات میں رمی کرنا بلا کراہت جائز ہے اور رمی کرکے مکہ مکرمہ آسکتے ہیں۔

الحمد اللہ آپ کا حج مکمل ہو گیا۔

اب آپ کے ذمہ صرف طوافِ وداع رہ گیا ہے گھر آنے سے پہلے کسی بھی وقت یہ طواف کریں اس طواف کے بعد صفا مروہ کی سعی نہیں کرنی ہے۔

طواف و داع کے بعد اگر کسی وجہ سے مکہ شریف میں ٹھہرنا پڑے تو مزید طواف بھی کر سکتے ہیں مسجد حرام میں نمازیں بھی پڑھ سکتے ہیں

اگر مستورات کو عذر شروع ہونے کا اندیشہ ہو تو طواف وداع گھر روانگی سے چند یوم پہلے بھی کر سکتی ہیں بلکہ اگر طواف زیارت کے بعد کسی بھی وقت نفلی طواف کیا ہو تو وہ بھی طواف وداع کے قائم مقام ہو جائے گا کیونکہ طواف وداع میں صرف طواف کی نیت کافی ہے طواف وداع کی تعیین ضروری نہیں۔

مدینہ منورہ کی حاضری ۔

حج سے فراغت کے بعد سب سے افضل اور بڑی سعادت حضرت نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضری ہے، عقیدت ، محبت کے ساتھ درود پاک کی کثرت رکھیں اور چشم نم و دل مضطر کے ساتھ اس شہر پاک میں داخل ہو جائیں۔

خاک طیبہ از ہر دو عالم بہتر است
آن خنک شہرے کہ آنجا دلبر است

واضح رہے کہ مکہ شریف سے نکلنے کے بعد راستے میں آپ نماز قصر کریں گے اگر آپ کو مدینہ منورہ میں پندرہ دن سے کم رہنا ہے تو آپ مسافر ہیں ان دنوں میں خُدانخواستہ اگر کسی وقت

مسجد نبوی کی جماعت چھوٹ جائے اور آپ کو اپنی نماز اکیلے پڑھنی پڑے تو آپ نماز قصر پڑھیں گے۔

نمازیں مسجد نبوی ﷺ میں تکبیر اولیٰ کے ساتھ پڑھنے کی بھر پور کوشش کریں اور گڑ گڑا کر دنیا و آخرت کی کامیابی کے لئے دعائیں مانگیں اپنی دعاؤں میں امت مسلمہ کو ہر گز نہ بھولیں

ایک قرآن پاک ختم کرنے کی ضرور کوشش کریں۔

اس عاجز کی لکھی ہوئی کتاب (مدینہ طیبہ کی حاضری) کا ضرور مطالعہ کریں ان شاءاللہ بہت نفع ہوگا۔

اللہ تعالی قبولیت سے نوازے آپ اپنی دعاؤں میں ہمیں بھی یاد رکھیں۔

حج میں کل تین فرض ہیں

۱۔ احرام ۲۔ عرفات میں قیام ۳۔ طوافِ زیارت

اہم واجبات حج :

۱۔مزدلفہ میں قیام ۲۔شیطانوں کو کنکری مارنا

۳۔قربانی ۴۔سر مونڈھنا یا کتروانا

۵۔طواف وداع ۶۔سعی کرنا۔

تمت بالخیر۔

وَآخِرُ دَعْوَانَا اَنِ الْحَمْدُلِلّٰہِ رَبِّ الْعَالَمِیْنَ

زیارت مدینہ طیّبہ

زادھا اللہ شرفاً وکرامۃً

مرتب

مفتی محمد ایوب صاحب چشتی

نقشبندی شوپیانی کشمیری

معاونین

مفتی نواز احمد رحیمی شوپیانی کشمیری

حکیم شفیق احمد قاسمی شوپیانی کشمیری

ناشر

دارالعلوم اسلامیہ پنجورہ شوپیان (192303) کشمیر

کتاب کی فہرست

عرض مرتب!..................................86

مدینہ طیبہ کی حاضری! 89

مدینہ طیبہ کا تعارف اور آداب و مسائل!.............94

اے مدینہ کے زائر! 94

دوسری دعا! 97

جھکاؤ نظریں، بچھاؤ پلکیں، ادب کا عالی مقام آیا! 99

اس کے بعد یوں عرض کریں۔ 103

اھل السنہ والجماعۃ کا متفقہ عقیدہ! 110

حضرت عائشہ رضی اللہ عنھا کو جبرئیل علیہ السلام کا سلام!
112..

حضرت نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو اللہ جل شانہ کا سلام!.....111

حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا کو اللہ تعالی اور جبرئیل علیہ السلام کا سلام! 113
حضرت ام سلیم رضی اللہ عنہا کا سلام حضرت رسول اللہ ﷺ کو! 114
صحابیِ رسول کا سلام حضرت رسول اللہ ﷺ کو! ...115
حضرت ابراھیم علیہ السلام کا سلام امتِ محمدیہ ﷺ کو! 117
مسجد نبوی علیٰ صاحبہ الصلوٰۃ والسلام میں نماز!! 128
چالیس نمازوں پر بشارت! 131
ان کی محفل کے آداب کچھ اور ہیں! 136
ریاض الجنۃ کے خاص ستون یعنی اسطوانات رحمت! ..139
(اسطوانہ حنانہ!) 140
(اسطوانہ عائشہ رضی اللہ عنہا!!) 142

(اسطوانہ ابولبابہ یا اسطوانہ توبہ !!)..............143
(اسطوانہ حرس !) 145
(اسطوانہ وفود !) 146
(اسطوانہ سریر !)..........................146
(اسطوانہ جبرئیلؑ !!) 147
مبارک محرابیں !! 147
(محراب نبوی ﷺ !)....................148
(محراب حنفی !)..........................148
(محراب عثمانی !!) 149
(محراب تہجد !) 149
(خوخہ حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ !).....150
(مسجد نبوی کی حد !)......................150

(فضیلت مسجد قباء!!)......................151
(مسجد قبلتین!) 152
(جنت البقیع!)...........................153
(جبل احد!) 154
تونے اپنے گھر بلایا میں تو اس قابل نہ تھا! 156

عرض مرتب!

زیر نظر مضمون زیارت مدینہ طیبہ (زاد ھا اللہ شرفا وکرامۃ) قلمبند کرنے کے اصل محرک المدینہ ٹور اینڈ ٹراولز مالیگاؤں مہاراشٹر کے ذمہ دار حاجی ریاض صاحب بنے، جب یہ عاجز۱۴۳۶ھ بمطابق ۲۰۱۵ء حاجی صاحب کے ساتھ حج بیت اللہ شریف کی سعادت حاصل کرنے مکہ مکرمہ حاضر ہوا تھا حج سے فراغت کے بعد مدینہ منورہ کی حاضری نصیب ہوئی۔ وہاں پر سننے میں آیا کہ کچھ نادان کہہ رہے ہیں کہ دوسروں کا سلام حضور ﷺ کی خدمت میں عرض کرنا ثابت نہیں بقول ان کے (خاکم بدہن) کہ یہ پارسل والا سلام صحیح نہیں بلکہ سراسر غلط ہے۔ اس طرح کی افواہوں کو سن کر حاجی صاحب نے عاجز راقم الحروف سے استفسار کیا کہ کیا واقعۃ

اس طرح سلام پہنچانا غلط ہے ؟احقر نے حاجی صاحب کو بتایا کہ اس طرح سے سلام پیش کرنا بالکل درست ہے بلکہ دوسرے غائبین کا سلام پہنچانا خود صحابہ کرام رضی اللہ عنھم، حضرات تابعین اور اولیاء کرام رحمہم اللہ تعالیٰ سے ثابت ہے

چناں چہ احقر نے انہیں چند احادیث شریفہ اور علماء کرام کے واقعات سنائے جس سے موصوف کو بے حد خوشی ہوئی اور بہت اصرار فرمایا کہ مفتی صاحب آپ اس سلسلہ میں ایک مضمون لکھ دیں تاکہ یہ لوگ اور کسی کو اس طرح نہ بہکا سکیں۔

مدینہ منورہ سے وطن واپسی ہوئی تو حاجی صاحب بذریعہ فون برابر یاددہانی کرتے رہے اس کی وجہ سے یہ عاجز اپنی گوناگوں مشغولیات کے باوجود سفر و حضر میں کچھ نہ کچھ لکھتا رہا اور یہ چند اوراق تیار ہوئے۔

اس مضمون کی تصحیح،احادیث شریفہ اور مسائل کی تخریج میں عزیزم مفتی نوازاحمد رحیمی صاحب سلمہ استاددارالعلوم اسلامیہ نے کافی محنت کی ،اسی طرح برادر اصغر عزیزم حکیم شفیق احمد قاسمی سلمہ مدرس دارالعلوم اسلامیہ نے اس کو کمپوز کیا۔ احقر بارگاہ الٰہی میں دست بدعا ہے کہ اللہ تعالی دونوں حضرات کو اجر عظیم عطافرمائے نیز جن جن حضرات نے اس میں کسی قسم کی معاونت کی ہے اللہ تعالی انہیں بھی بہترین بدلہ عطافرمائے۔

قارئین حضرات سے گذارش ہے کہ زیر نظر مضمون میں کہیں کوئی غلطی رہ گئی ہو تو ضرور مطلع فرمائیں

اللہ تعالی اس عاجز کے لئے اس کو خوشنودی کاذریعہ بنائے۔

آمین ثم آمین یارب العٰلمین بجاہ حضرت سید المرسلین وخاتم النبیین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلامُ عَلٰی سَیِّدِنا وَسَیِّدِ الْاَنْبِیَاءِ وَالْمُرْسَلِیْنَ وعلی اٰلِہِ الطَّیِّبِیْنَ الطَّاھِرِیْنَ وَعلی اَصْحَابِہٖ اَجْمَعِیْنَ وَعَلٰی مَنْ تَبِعَھُمْ بِاِحْسَانٍ اِلٰی یَوْمِ الدِّیْنِ۔

امابعد!

مدینہ طیبہ کی حاضری!

حج بیت اللہ یا عمرہ سے فراغت کے بعد سب سے افضل اور سب سے بڑی سعادت حضرت رسول اکرم سیّد المرسلین، خاتم النبین، رحمۃ للعالمین ﷺ کے روضہ اطہر اور مدینہ طیبہ زادھا اللہ شرفاً وکرامۃ کی زیارت ہے۔ کوئی بھی صاحب ایمان ایسا نہیں جو اس پاک سرزمین میں پہنچنے کے بعد زیارت کئے

بغیر محروم واپس آجائے جبکہ زیارت نہ کرنے پر وعید بھی آئی ہے۔ قبر اطہر کی زیارت صاحبِ قبر کی ذات اقدس کے ساتھ ایمانی تعلق، محبت وعظمت میں اضافہ اور روحانی ترقیات کا خاص وسیلہ ہے جس کا دوسری عبادات سے حاصل ہونا مشکل ہے جیسا کہ مشائخ عظام نے فرمایا ہے کہ مدینہ طیبہ کا قیام خاص طور سے مسجد نبوی کا اعتکاف اور ریاض الجنۃ میں نمازیں پڑھنا گویا حضرت رسول اللہ ﷺ کی مبارک و پاکیزہ صحبت میں رہنا ہے جس صحبتِ مبارکہ کا کوئی بدل نہیں اور رسول اکرم ﷺ کا یہی قرب ہزاروں سال کی عبادت سے افضل ہے چناں چہ خود حضور ﷺ کا ارشاد گرامی ہے!

عن ابْنِ عُمَرَ رضی اللہ عنہ مَرْفُوْعًا: مَنْ حَجَّ فَزَارَ قَبْرِیْ بَعْدَ مَوْتِیْ کَانَ کَمَنْ زَارَنِیْ فِیْ حَیَاتِیْ

(کذافی المشکوٰۃ رقم الحدیث ۲۷۵۶)

آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ جس نے حج کیا اور میری قبر کی زیارت کی میرے انتقال کے بعد وہ ایسا ہی ہے جیسے کسی نے میری حیات میں مجھ سے ملاقات کی گویا روضہ اطہر کی زیارت حضرت رسول اکرم ﷺ کی زیارت ہے۔

جیسا کہ حدیث پاک میں ارشاد گرامی ہے

وَعَنْ اَبِی الدَّرداءِ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ ﷺ اَکْثِرُوْا مِنَ الصَّلٰوۃِ عَلَیَّ یَوْمَ الْجُمُعَۃِ فَاِنَّہٗ یَوْمٌ مَّشْھُوْدٌ تَشْھَدُہُ الْمَلَآئِکَۃُ وَاِنَّ اَحَداً لَنْ یُّصَلِّی عَلَیَّ اِلَّا عُرِضَتْ عَلَیَّ صَلٰوتُہٗ حَتّٰی یَفْرُغَ مِنْھَا۔قَالَ قُلْتُ وَبَعْدَ الْمَوْتِ؟ قَالَ اِنَّ اللّٰہَ حَرَّمَ عَلَی الْاَرْضِ اَنْ تَاکُلَ اَجْسَادَ الْاَنْبِیَائِ عَلَیْھِمُ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ (رَوَاہُ ابْنُ مَاجَہ) وَزَادَ السَّخَاوِیُّ فِیْ آخِرِ الْحَدِیْثِ فَنَبِیُّ اللّٰہِ حَیٌّ یُرْزَقُ۔

حضرت ابودرداء رضی اللہ عنہ حضور اقدس ﷺ کا ارشاد نقل کرتے ہیں کہ میرے اوپر جمعہ کے دن کثرت

سے درود بھیجا کرو اس لئے کہ یہ ایسا مبارک دن ہے کہ ملائکہ اس میں حاضر ہوتے ہیں اور جب کوئی شخص مجھ پر درود بھیجتا ہے تو وہ درود اس کے فارغ ہوتے ہی مجھ پر پیش کیا جاتا ہے میں نے عرض کیا کہ یارسول اللہ ﷺ کیا آپ کے انتقال کے بعد بھی؟

حضور ﷺ نے ارشاد فرمایا ہاں انتقال کے بعد بھی۔

اللہ جل شانہ نے زمین پر یہ بات حرام کردی ہے کہ وہ انبیاء علیہم السلام کے بدنوں کو کھائے پس اللہ کا نبی زندہ ہوتا ہے رزق دیا جاتا ہے۔

اور خود اپنی ذات اقدس کے بارے میں ارشاد فرمایا!

مَنْ صَلیٰ عَلَیَّ عِنْدَ قَبْرِیْ سَمِعْتُہٗ وَ مَنْ صَلّٰی عَلَیَّ نَائِیاً اُبْلِغْتُہٗ

(مشکوٰۃ باب الصلواۃ علی النبی و فضلھا)

جو شخص میری قبر اطہر کے پاس درود پڑھتا ہے تو میں خود سن لیتا

ہوں اور جو دور سے پڑھتا ہے وہ مجھ تک پہنچایا جاتا ہے۔

اسی طرح مشکوۃ شریف میں روایت ہے

مَنْ زَارَنِی کَانَ فِیْ جِوَارِیْ یَوْمَ الْقِیَامَةِ۔

جو شخص میری زیارت کرے گا وہ قیامت کے دن میرے پڑوس میں ہو گا۔

اور دار قطنی اور بزاز میں روایت ہے!

مَنْ زَارَ قَبْرِیْ وَجَبَتْ لَہٗ شَفَاعَتِیْ۔

جس نے میری قبر کی زیارت کی اس کے لئے میری شفاعت واجب ہو گئی۔ لہٰذا ہر زائر کو چاہئے کہ مدینہ طیبہ کی حاضری سے پہلے وہاں کے آداب علماء کرام سے معلوم کرے یا ان کتابوں کا مطالعہ کرے جن میں حرمین شریفین کے فضائل بیان کئے گئے ہیں تاکہ پوری عظمت و محبت کے ساتھ حاضری

ہواور وہاں کے قیمتی وسنہری اوقات کی قدر کر کے اپنے آپ کو سعادت مندوں میں لکھوائے۔

مدینہ طیبہ کا تعارف اور آداب ومسائل!

علماء کرام نے کتابوں میں مدینہ طیبہ کے ساٹھ سے زائد نام لکھے ہیں مثلا طیبہ۔ منورہ۔ مدینۃ الرسول ﷺ دار الہجرہ ۔دارالسلام۔طابہ۔ حرم رسول اللہ ﷺ وغیرہ۔

اے مدینہ کے زائر!

جب آپ مدینہ منورہ کا سفر شروع کریں تو قبر اطہر کی زیارت کے ساتھ ساتھ مسجد نبوی زادہ اللہ شرفاً وکرامۃ اور ان مقدس مقامات کی زیارت کا بھی ارادہ کریں، جہاں جہاں محبوب ﷺ کے قدم مبارک پڑے ہیں اور جہاں جہاں حضرت

آقائے نامدار ﷺ کا گزر ہوا ہے کیونکہ وہ تمام مقامات منورو مقدس اور بابرکت ہیں۔

نوٹ! آپ کے گروپ میں کوئی عالم دین ہو تو سفر کے مسائل ان سے ضرور دریافت کرتے رہیں۔

جب مدینہ طیبہ کے مکانات دور سے نظر آنے لگیں تو خوب خشوع و خضوع اور ذوق و شوق اور پوری توجہ کے ساتھ درود شریف پڑھیں۔ اور جب حرم شریف کی حدود میں داخل ہو جائیں تو یہ دعا پڑھیں۔

اَللّٰھُمَّ ھٰذا حَرَمُ نَبِیِّکَ فَاجْعَلْہُ لِیْ وِقَایَۃً مِّنَ النَّارِ وَاَمَاناً مِّنَ الْعَذَابِ وسُوْءِ الْحِسَابِ

یااللہ یہ آپ کے نبی پاک ﷺ کا حرم ہے اس کو میری جہنم سے خلاصی، عذاب سے امن اور برے حساب سے حفاظت کا ذریعہ بنائے۔

اور جب شہر پاک میں داخل ہو تو بوقت دخول یہ دعا پڑھیں۔

بِسْمِ اللّٰہِ مَا شَاءَ اللّٰہُ لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّۃَ اِلَّا بِاللّٰہِ، رَبِّ اَدْخِلْنِی مُدْخَلَ صِدْقٍ وَّاَخْرِجْنِیْ مُخْرَجَ صِدْقٍ وَّاجْعَلْ لِیْ مِنْ لَّدُنْکَ سُلْطَانًا نَصِیراً۔

اَللّٰھُمَّ افْتَحْ لِیْ اَبْوَابَ رَحمَتِکَ وَارْزُقْنِیْ مِنْ زِیارَۃِ رَسُوْلِکَ ﷺ مَا رَزَقْتَ اَوْلِیَآئَکَ وَاَھْلَ طَاعَتِکَ وَاَنْقِذْنِیْ مِنَ النَّارِ وَاغْفِرْلِیْ وَارْحَمْنِیْ یَاخَیْرَ مَسْئُوْلٍ

(انوار المناسک)

اللہ کے نام سے داخل ہوتا ہوں جو اللہ تعالی چاہیں گے وہی ہو گا اس کی مدد کے بغیر معصیت سے حفاظت نہیں اور طاعت پر قدرت نہیں ۔ اے میرے رب مجھ کو سچائی کے ساتھ داخل فرما اور سچائی کے ساتھ نکالئے اور اپنی طرف سے میرے لئے ایک طاقتور مددگار بنادیجئے۔

اے رب میرے لئے اپنی رحمت کے دروازے کھول دے اور مجھے اپنے رسول ﷺ کی زیارت سے وہ فائدہ عطا فرما جو تو اپنے نیک اور فرمانبردار بندوں کو عطا فرماتا ہے اور مجھے جہنم کی آگ سے بچا اور میری مغفرت فرما اور مجھ پر رحم فرما اور تو مانگے جانے والوں میں سے سب سے بہتر ہے، اے اللہ ہمارے لئے اس شہر میں بہترین ٹھکانہ سے بہتر ہے، اے اللہ ہمارے لئے اس شہر میں بہترین ٹھکانہ اور بہترین رزق عطا فرما۔ (آمین ثم آمین)۔

دوسری دعا!

اَللّٰھمَ اجْعَلْ لَنَا فِیْھَا قَرَاراً وَّرِزْقاً حَسَناً۔

اے اللہ ہمارے لئے اس بستی کو بہترین ٹھکانہ بنا اور اچھا رزق مقرر فرما دیجئے۔

جس جگہ پر آپکا قیام ہو پہلے وہاں اپنا سامان رکھیں کچھ آرام کریں پھر غسل کر کے صاف وشفاف لباس پہن کر نہایت ادب واحترام اور عظمت و محبت کے ساتھ اپنے رہبر کے ہمراہ [مسجد نبوی علی صاحبہ افضل الصلوات واز کی التحیّات] کارخ کریں۔

نبی (ﷺ) کا روضہ قریب آرہا ہے۔

بلندی پہ اپنا نصیب آرہا ہے !

مسجد پاک میں مسنون دعاؤں کے ساتھ سنت کے مطابق داخل ہو جائیں اور بشرطیکہ مکروہ وقت نہ ہو پہلے تحیۃ المسجد پھر نماز شکرانہ ادا کریں ہمارے کچھ بزرگوں کا معمول یہ بھی ہے کہ وہ دو رکعت صلوٰۃ توبہ بھی پڑھتے ہیں۔

بمسجد سجدۂ شکرانہ کردیم

چراغت رازِ جانِ پروانہ کردیم

ترجمہ: اے کاش میں مسجد میں سجدہ شکر ادا کرتا اور اپنی جان کو آپ کے چراغ کا پروانہ بنادیتا۔

اگر فرض نماز کا وقت قریب ہو تو پہلے نماز باجماعت ادا کر کے کچھ دیر ذکر واذکار اور درود پاک پڑھ کر پورے یقین اور اطمینان کے ساتھ نہایت عاجزی وانکساری کے ساتھ بوسالت رسالت مآب ﷺ اپنے لئے، اھل وعیال، دوست واحباب اور پوری امت کی کامیابی وکامرانی کے لئے دعا مانگیں۔

جھکاؤ نظیریں، بچھاؤ پلکیں، ادب کا عالی مقام آیا!

اس کے بعد دل سے توبہ واستغفار کریں کہ یااللہ! میں آپ کے محبوب ﷺ کو چہرہ دکھانے کے لائق نہیں ہوں، میں وہاں کیسے جاؤں، لیکن جائے بغیر تو چارہ بھی نہیں، میں ان

کے پاس نہ جاؤں تو کہاں جاؤں؟

پھر لرزتے بدن، جھکی نگاہوں اور عاجزانہ و عاشقانہ کیفیات کے ساتھ مواجہ شریف کی طرف قدم بڑھائیں اور ہرگز کسی اور کی طرف التفات نہ کریں۔

یہاں یہ بات یاد رکھیں کہ اس مقام پر آپ کو بہت سے وہ بد نصیب ملیں گے جو اس مقام مقدس پر اپنے ہاتھوں میں موبائل لے کر مواجہ شریف کے سامنے اپنی اور دوسرے زائرین کی تصویر کشی کرتے ہیں لیکن آپ ہرگز ایسا نہ کریں ایسا کرنے سے تمام اعمال برباد ہو سکتے ہیں بلکہ ایمان بھی خطرہ میں ہے جب آپ روضہ اقدس کے قریب پہنچیں گے آپ کو جالی والا حصہ نظر آئے گا اس کے اوپر یہ آیت کریمہ لکھی ہوئی ہے ''۔

اس کے اندر قبر شریف نہیں ہے اس کے بعد جو جالی کا دوسرا حصّہ ہے اس پر یہ آیت مبارکہ لکھی ہوئی ہے،،،،،،،،،،،اسی حصّہ میں قبر اطہر ہے اس کے بعد جو تیسرا حصّہ جالی کا ہے وہ اندر سے خالی ہے اس پر یہ آیت مبارکہ لکھی ہوئی ہے۔

جب آپ بالکل قریب پہنچیں تو آپ کو مواجہ شریف پر ایک پلیٹ نظر آئے گی جس پر یہ الفاظ لکھے ہوئے ہیں۔

هٰنَا اَلسَّلَامُ عَلٰی رَسُوْلِ اللّٰہِ

اگر بھیڑ ہو تو مختصر سلام عرض کریں۔

اِلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْکَ یَارَسُوْلَ اللّٰہِ۔

اگر موقعہ ہو تو مندرجہ ذیل سلام عرض کریں۔

ا	اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْکَ یَارَسُوْلَ اللّٰہِ

۲	اَلصَّلٰوۃُوَالسَّلامُ عَلَیْکَ یَاحَبِیْبَ اللّٰہِ
۳	اَلصَّلٰوۃُوَالسَّلامُ عَلَیْکَ یَاخَلِیْلَ اللّٰہِ
۴	اَلصَّلٰوۃُوَالسَّلامُ عَلَیْکَ یَانَبِیَّ اللّٰہِ
۵	اَلصَّلٰوۃُوَالسَّلامُ عَلَیْکَ یَاصَفِیَّ اللّٰہِ
۶	اَلصَّلٰوۃُوَالسَّلامُ عَلَیْکَ یَاخَیْرَ خَلْقِ اللّٰہِ
۷	اَلصَّلٰوۃُوَالسَّلامُ عَلَیْکَ یَامَنِ اخْتَارَہُ اللّٰہُ
۸	اَلصَّلٰوۃُوَالسَّلامُ عَلَیْکَ یَامَنْ اَرْسَلَہُ اللّٰہُ
۹	اَلصَّلٰوۃُوَالسَّلامُ عَلَیْکَ یَامَنْ زَیَّنَہُ اللّٰہُ
۱۰	اَلصَّلٰوۃُوَالسَّلامُ عَلَیْکَ یَامَنْ شَرَّفَہُ اللّٰہُ
۱۱	اَلصَّلٰوۃُوَالسَّلامُ عَلَیْکَ یَامَنْ کَرَّمَہُ اللّٰہُ
۱۲	اَلصَّلٰوۃُوَالسَّلامُ عَلَیْکَ یَامَنْ عَظَّمَہُ اللّٰہُ
۱۳	اَلصَّلٰوۃُوَالسَّلامُ عَلَیْکَ یَاسَیِّدَ الْمُرْسَلِیْنَ
۱۴	اَلصَّلٰوۃُوَالسَّلامُ عَلَیْکَ یَااِمَامَ الْمُتَّقِیْنَ
۱۵	اَلصَّلٰوۃُوَالسَّلامُ عَلَیْکَ یَاخَاتَمَ النَّبِیِّیْنَ
۱۶	اَلصَّلٰوۃُوَالسَّلامُ عَلَیْکَ یَاشَفِیْعَ الْمُذْنِبِیْنَ

۱۷	اَلصَّلوٰۃُوَالسَّلامُ عَلَیْکَ یَارَحْمَۃً لِّلْعٰلَمِیْن
۱۸	اَلصَّلوٰۃُوَالسَّلامُ عَلَیْکَ یَارَسُوْلَ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ

نوٹ: اَلصَّلوٰۃُوَالسَّلامُ عَلَیْکَ یَاشَفِیْعَ الْمُذْنِبِیْنَ

کو تین بار پڑھے

اس کے بعد یوں عرض کریں۔

اِلسَّلَامُ عَلَیْکَ اَیُھَا النَّبِیُ وَرَحْمَۃُ اللّٰہِ وَبَرَکَاتُہٗ
یَارَسُوْلَ اللّٰہِ اِنِّیْ اَشْھَدُ اَنْ لَّآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَحْدَہٗ لَا شَرِیْکَ لَہٗ
وَاَشْھَدُ اَنَّکَ عَبْدُہٗ وَرَسُوْلُہٗ وَاَشْھَدُ اَنَّکَ یَارَسُوْلَ اللّٰہِ قَدْ
بَلَّغْتَ الرِّسَالَۃَ وَاَدَّیْتَ الْاَمَانَۃَ وَنَصَحْتَ الْاُمَّۃَ وَکَشَفْتَ
الْغُمَّۃَ۔ فَجَزَاکَ اللّٰہُ عَنَّا خَیْرًا جَزَاکَ اللّٰہُ عنّا اَفْضَلَ مَاجَازٰی
نبیّاً عَنْ اُمَتِہٖ۔

اَللّٰھُمَّ اَعْطِ سَیِّدَنَا عَبْدَکَ وَرَسُوْلِکَ مُحَمَّدِ الْوَسِیْلَۃَ
وَالْفَضِیْلَۃَ وَالدَّرَجَۃَ الْعَالِیَۃَ الرَّفِیْعَۃَ وَابْعَثْہُ مَقَامًا مَّحْمُوْدا
الَّذِیْ وَعَدْتَہٗ وَاَنْزِلْہُ الْمَنْزِلَ الْمُقَرَّبَ عِنْدَکَ اِنَّکَ

سُبۡحَانَکَ ذُو الۡفَضۡلِ الۡعَظِیۡمِ

اے اللہ کے نبی ﷺ آپ پر سلام ہو اور اللہ کی رحمت اور برکات نازل ہوں۔

یارسول اللہ ﷺ میں اس بات کی گواہی دیتا ہوں کہ اللہ کے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں وہ تنہا ہے اس کا کوئی ہمسر نہیں۔ میں گواہی دیتا ہوں کہ آپ اللہ کے بندے اور رسول ہیں میں اس بات کی گواہی دیتا ہوں کہ آپ نے رسالت کا حق ادا کر دیا اور امانت کو ادا کر دیا ہے اور آپ نے امت کی خیر خواہی فرمائی ہے اور بے چینی کو دور کر دیا ہے اللہ تعالیٰ آپکو بہترین جزا عطا فرمائے۔ اللہ تعالیٰ آپکو ہماری طرف سے ان جزاؤں میں سے بہترین جزا عطا فرمائے جو کسی نبی کو اس کی امت کی طرف سے دی ہے۔ اے اللہ تو اپنے بندے اور اپنے رسول،

محمد ﷺ کو مقام وسیلہ اور فضیلت و بلند و بالا درجہ عطا فرما اور آپ ﷺ کو مقام محمود تک پہنچا دیجئے جس کا آپ نے وعدہ فرمایا ہے اور آپ ﷺ کو اپنے نزدیک مقرب درجہ عطا فرمائے بیشک آپ کی ذات پاک ہے اور آپ عظیم ترین احسان کرنے والے ہیں۔

اگر یہ صلوٰۃ وسلام یاد نہ ہو یا اس وقت موقعہ نہ ملے تو کسی اور موقعہ پر مواجہ شریف کے قریب سلام عرض کریں، نیز حضور ﷺ کے سامنے کلمہ شہادت پڑھ لیں اور عرض کریں یارسول اللہ ﷺ آج میں آپ کے سامنے کلمہ پڑھ رہا ہوں کل آپ محشر میں میرے ایمان کی گواہی عطا فرما دیجئے۔

در اقدس پہ اشکوں کی روانی لے کے آیا ہوں
میں جذب وشوق کی لمبی کہانی لے کے آیا ہوں

میری خاموشیاں ہیں سینکڑوں دفتر تکلم کے
زباں رکھتا ہوں لیکن بے زبانی لے کے آیا ہوں
نہیں ہے پاس اپنے ناز کے قابل عمل کوئی
میں بس اک اُمیدِ مہربانی لے کے آیا ہوں
یہاں قرطاسِ عصیاں کی سیاہی صاف ہوتی ہے
یہی اک چیز وجہِ شادمانی لے کے آیا ہوں
نہ کوئی مرتبہ میرا نہ کوئی وصف ہے مجھ میں
مگر لب پر صدائے نعت خوانی لے کے آیا ہوں
پریشانی، پشیمانی، معاصی اور نادانی
شفاعت کے لئے کیا کیا نشانی لے کے آیا ہوں
زبیر اک مشغلہ اپنا مدینہ کا تصور ہے
خیالوں میں وہی یادیں سہانی لے کے آیا ہوں

سلام عرض کرنے کے بعد حضور ﷺ سے شفاعت کی درخواست کرے اور آپ علیہ السلام کے توسل سے دعا کریں اور یوں عرض کریں۔

یَارَسُوْلَ اللّٰہِ اَسْئَلُکَ الشَّفَاعَۃَ وَاَتَوَسَّلُ بِکَ اِلَی اللّٰہِ فِیْ اَنْ اَمُوْتَ مُسْلِماً عَلٰی مِلَّتِکَ وَسُنَّتِکَ

یارسول اللہ ﷺ میں آپ سے شفاعت کا سوال کرتا ہوں، اللہ کی طرف سے آپ کا وسیلہ چاہتا ہوں اس بات کے لئے کہ میں اسلام اور آپکی سنتوں پر مروں۔

آپ ﷺ کے توسل سے ان الفاظ میں بھی دعا مانگ سکتے ہیں جو ابن ماجہ شریف میں ہے۔

اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُکَ وَاَتَوَجَّہُ اِلَیْکَ بِنَبِیِّکَ مُحَمَّدِ النَّبِیِّ الرَّحْمَۃِ۔ یَارَسُوْلَ اللّٰہِ ﷺ اِنِّیْ اَتَوَجَّہُ اِلٰی رَبِّیْ فِیْ حَاجَتِیْ لِتُقْضٰی لِیْ۔

اَللّٰهُمَّ فَشَفِّعْهُ فِيَّ (رواہ ابن ماجہ کذافی المشکوٰۃ ۲۱۹)

ترجمہ: اے اللہ میں آپ سے اپنا مقصود مانگتا ہوں اور آپ کی طرف متوجہ ہوتا ہوں آپ کے نبی ﷺ کے وسیلہ سے جن کا نام محمد ﷺ ہے جو نبی رحمت ہیں۔ اے اللہ کے رسول ﷺ میں متوجہ ہوتا ہوں اپنے پروردگار کی طرف تاکہ میری حاجت پوری کی جائے اے اللہ میرے بارے میں اپنے نبی ﷺ کی شفاعت قبول فرمائے۔

یہ کہنا آقا بہت سے عاشق تڑپتے چھوڑ آیا ہوں میں!
بلاوے کے منتظر ہیں لیکن نہ صبح آیا نہ شام آیا!

اگر کسی شخص نے آپ سے حضور اقدس ﷺ کی خدمت میں سلام عرض کرنے کے لئے کہا ہو تو اس کی طرف سے یوں سلام عرض کریں۔

اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ یَارَسُوْلَ اللّٰہِ مِنْ فُلَانِ بْنِ فُلانٍ یَسْتَشْفَعُ بِکَ اِلٰی رَبِّکَ۔

فلان کی جگہ اس کا نام لیں جس نے آپ سے سلام کے لئے کہا ہے۔ مثلا : اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ مِنْ مُحَمَّدْ اَیُّوْب بِنْ غُلَامِ رَسُولِ یَسْتَشْفِعُ بِکَ اِلٰی رَبِّکَ۔

اور اگر بہت سے لوگوں نے سلام عرض کرنے کے لئے کہا ہو تو یوں عرض کریں : اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ مِنْ جَمِیْعِ مَنْ اَوْصَانِیْ بِالسَّلَامِ عَلَیْکَ۔

اگر عربی الفاظ یاد نہ رہیں تو اپنی مادری زبان میں اس طرح عرض کریں : یارسول اللہ ﷺ بہت سے لوگوں نے آپ کی خدمت اقدس میں سلام عرض کیا ہے اور شفاعت کی درخواست کی ہے۔ آپ ان کا سلام بھی قبول فرمائیں اور ان کی درخواست بھی۔

ہمارے دادا پیر حضرت مرشد عالم غلام حبیب صاحب ؒ فرماتے تھے جب تک دل حاضر رہے تب تک کھڑے رہو اور جب دل میں اِدھر اُدھر کا خیال آئے تو فوراً وہاں سے رخصت ہو جاؤ۔

اھل السنہ والجماعۃ کا متفقہ عقیدہ!

سننے میں آیا ہے کہ کچھ نادان کہتے ہیں کہ دوسروں کا سلام حضور اکرم ﷺ کی خدمت میں پہنچانا ثابت نہیں ہے بلکہ گستاخانہ لہجے میں یوں بھی کہتے ہیں کہ یہ پارسل والا سلام جائز نہیں۔

یاد رکھیں کہ اھل السنہ والجماعہ کا متفقہ عقیدہ ہے کہ حضرت رسول اکرم ﷺ اپنی قبر اطہر میں حیات ہیں لہٰذا جس طرح سے آپ کی حیات مبارکہ میں صحابہ کرام رضی اللہ عنھم آپ کی خدمت بابرکت میں دوسروں کے ذریعہ سلام بھیجتے تھے اور آپ ﷺ ان کے سلام کا جواب مرحمت فرماتے تھے اسی

طرح آپ ﷺ کے دنیا سے تشریف لے جانے کے بعد بھی دوسروں کا سلام حضور اقدس ﷺ کی خدمت میں عرض کر سکتے ہیں اسی طرح اللہ تبارک وتعالیٰ، فرشتوں اور انبیاء کا سلام کسی کے واسطے سے بندوں تک پہنچانا بھی ثابت ہے۔

چناں چہ اس سلسلہ میں مندرجہ ذیل احادیث شریفہ ملاحظہ فرمائیں۔

حضرت نبی اکرم ﷺ کو اللہ جل شانہ کا سلام!

وَعَنْ عَائِشَةَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہَا قَالَتْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ ﷺ یَا عَائِشَۃُ لَسَارَتْ مَعِیْ جِبَالُ الذَّھَبِ جَائَنِیْ مَلَکٌ وَاِنَّ حَجْزَتَہٗ لَتُنَاوِی الْکَعْبَۃَفَقَالَ اِنَّ رَبَّکَ یُقْرِئُکَ السَّلَامَ یَقُوْلُ اِنْ شِئْتَ نَبِیًّا عَبْداًوَاِنْ شِئْتَ نَبِیًّا مَلِکاً فَنَظَرْتُ اِلیٰ جِبْرَئِیْلَ علیہ السلام فَاَشَارَ اِلَیَّ اَنْ ضعْ نَفْسَکَ۔(رواہ فی الشرح السنۃ کذافی المشکوٰۃ ۵۲۱)

ترجمہ! حضرت عائشہؓ فرماتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا! اگر میں چاہوں تو میرے ساتھ سونے کے پہاڑ چلیں، میرے پاس اللہ کا فرشتہ آیا جس کی کمر کعبۃ اللہ کے برابر تھی اس نے مجھ سے عرض کیا آپ کا رب آپ کو سلام کہتا ہے۔

اور فرماتے ہیں کہ اگر آپ پسند کریں تو بندگی والے نبی بنیں اور اگر آپ کی چاہت ہو تو بادشاہی والے نبی بنیں؟

میں نے جبرئیل امینؑ کی طرف دیکھا تو انہوں مشورہ دیا کہ آپ اپنی ذات میں انکساری کو اختیار کریں یعنی بندگی والے نبی بنیں

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کو جبرئیل علیہ السلام کا سلام!

وَعَنْ اَبِیْ سَلْمَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ اَنَّ عَائِشَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْھَا قَالَتْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ ﷺ یَا عَاشُ ھٰذَا جِبْرَئِیْلُ یُقْرِئُکِ

السَّلَامَ قَالَتْ وَعَلَيْهِ السَّلَامُ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ قَالَتْ وَهُوَ يَرٰى مَالَا نَرٰى (متفق علیہ کذافی المشکوٰۃ ۵۷۳)

ترجمہ! حضرت عائشہؓ سے مروی ہے وہ بیان فرماتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا اے عائشہؓ یہ جبریلؑ ہیں جو تم کو سلام کہلوا رہے ہیں تو میں نے عرض کیا وعلیہ السلام ورحمۃ اللہ حضرت عائشہؓ فرماتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ وہ دیکھتے تھے جو ہم نہیں دیکھتے ہیں۔

حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا کو اللہ تعالی اور جبرئیل علیہ السلام کا سلام!

وَعَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْه قَالَ اَتٰی جِبْرَئِیْلُ علیہ السلام النَّبِیَّ ﷺ فَقَالَ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ هٰذِهٖ خَدِیْجَةُ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهَا قَدْ اَتَتْ مَعَهَا اِنَاءٌ فِیْهِ اِدَامٌ وَّطَعَامٌ فَاِذَا اَتَتْکَ فَاقْرَ عَلَیْهَا السَّلَامَ مِنْ رَبِّهَا وَمِنِّیْ وَبَشِّرْهَا بِبَیْتٍ فِی الْجَنَةِ مِنْ قَصَبٍ لَّا

صَخَبَ فِیْہِ وَلَا نَصَبَ (متفق علیہ کذافی المشکوٰۃ ۵۷۳)

ترجمہ ! حضرت ابو ہریرہؓ سے مروی ہے انہوں نے فرمایا کہ حضرت جبرئیلؑ رسول اللہ ﷺ کے پاس آئے اور عرض کیا یارسول اللہ ﷺ یہ خدیجہؓ آرہی ہیں ان کے ساتھ ایک برتن ہے اس میں سالن اور کھانا ہے جب وہ آپ ﷺ کے پاس آجائیں تو ان کو ان کے رب کی طرف سے سلام پہنچائیں اور میری طرف سے بھی سلام پہنچائیں اور ان کو خوش خبری سنائیں جنت میں موتیوں سے بنے ہوئے ایک گھر کی جس میں نہ شور و شغب ہو گا اور نہ کوئی زحمت و مشقت ہو گی۔

حضرت ام سلیم رضی اللہ عنھا کا سلام حضور ﷺ کو!

وَعَنْ اَنَسٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ کَانَ النَّبِیُّ ﷺ عَرُوْساً بِزَیْنَبَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہَا فَعَمِدَتْ اُمِّیْ اُمُّ سُلَیْمٍ اِلٰی تَمَرٍ وَّسَمَنٍ وَّ اَقِطٍ فَصَنَعَتْ حِیْساً فَجَعَلَتْہُ فِیْ تَوْرٍ فَقَالَتْ یَااَنَسُ اِذْھَبْ

بِهٰذَا اِلٰی رَسُوْلِ اللّٰہِ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم فَقُلْ بَعَثَتْ بِهٰذَا اِلَیْکَ اُمِّیْ وَهِیَ تُقْرِئُکَ السَّلَامَ۔ (متفق علیه کذافی المشکوٰۃ (۵۳۸ تا ۵۳۹)

ترجمہ! حضرت انس رضی اللہ عنہ سے رویت ہے کہ وہ فرماتے ہیں! کہ جب نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کا حضرت زینبؓ کے ساتھ نکاح ہوا تو میری والدہ ام سلیم نے کھجور گھی اور پنیر لیکر ایک حلوا تیار کیا اور اس کو ایک پیالہ میں رکھا اور مجھے کہا کہ اے انس یہ حضور صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی خدمت میں لے جا اور ان سے عرض کرنا کہ یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم یہ میری والدہ نے آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی طرف بھیجا ہے اور آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کو سلام کہہ رہی تھیں۔

صحابی رسول کا سلام حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کو!

وَعَنْ غَالِبٍ قَالَ اِنَّا لَجُلُوْسٌ بِبَابِ الْحَسَنِ الْبَصَرِیْ اِذْجَاءَ رَجُلٌ فَقَالَ حَدَّثَنِیْ اَبِیْ عَنْ جَدِّیْ قَالَ بَعَثَنِیْ اَبِیْ اِلٰی رَسُوْلِ اللّٰہِ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم فَقَالَ اِئْتِهٖ فَاقْرَئْهُ السَّلَامَ قَالَ فَاَتَیْتُهٗ فَقُلْتُ اَبِیْ

یُقْرِئُکَ السَّلَامَ فَقَالَ عَلَیْکَ وَعَلٰی اَبِیْکَ السَّلَامُ۔
(رواہ ابو داؤد کذا فی المشکوٰۃ ۳۹۹)

ترجمہ! حضرت غالبؒ فرماتے ہیں! کہ ہم حسن بصریؒ کے دروازے پر بیٹھے تھے کہ ایک شخص اچانک آیا اور آکر کہنے لگا مجھ سے میرے والد اور ان سے میرے دادا نے بیان کیا کہ مجھے میرے والد نے جناب نبی کریم ﷺ کی خدمت میں بھیجا اور مجھے یہ کہا کہ تم حضور ﷺ کی خدمت میں جاؤ اور آپ ﷺ سے میرا اسلام عرض کرو میرے دادا کہتے ہیں کہ میں آپ کی خدمت میں حاضر ہوا اور میں نے عرض کیا کہ میرے والد نے آپ کو سلام کہا ہے تو آپ ﷺ نے فرمایا! تم پر اور تمہارے والد پر سلام ہو۔

حضرت ابراھیم علیہ السلام کا سلام امتِ محمدیہ ﷺ کو!

وَعَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ ﷺ لَقِیْتُ اِبْرَاھِیْمَ (علیہ السلام) لَیْلَۃً اُسْرِیَ بِیْ فَقَالَ یَا مُحَمَّدُ ﷺ اِقْرَ اُمَّتَکَ مِنِّیْ اَلسَّلَامَ وَاَخْبِرْ ھُمْ اَنَّ الْجَنَّۃَ طَیِّبَۃُ التُّرْبَۃِ عَذْبَۃُ الْمَاءِ وَاِنَّھَا قِیْعَانٌ وَاِنَّ غِرَاسَھَا سُبْحَانَ اللّٰہِ وَالْحَمْدُ لِلّٰہِ وَلَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَاللّٰہُ اَکْبَرُ (رواہ ترمذی کذا فی المشکوٰۃ ۲۰۲)

حضرت ابن مسعودؓ راوی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جس رات مجھے معراج کی سعادت نصیب ہوئی ہے اس رات میری ملاقات حضرت ابراھیم علیہ السلام سے ہوئی انہوں نے مجھ سے فرمایا! اے محمد ﷺ اپنی امت کو میرا سلام کہیے گا اور انہیں بتادیجئے کہ جنت کی مٹی پاکیزہ ہے اور اس کا پانی شیریں ہے، پیداوار، اور درختوں سے خالی ہے اور اس کے درخت

سبحان اللہ و الحمد للہ و لا الٰہ الا اللہ و اللہ اکبر ہیں یعنی تیسرا کلمہ۔ جو جتنی کثرت سے پڑھے گا اسی قدر جنت میں درخت لگیں گے۔ اسی طرح فقہاء کرام نے بھی اس بات کی وضاحت کی ہے چناں چہ فقہ کی مشہور کتاب نور الایضاح میں لکھا ہے۔

وَتُبَلِّغُهُ السَّلَامَ مَنْ اَوْصَاکَ بِهٖ فَتَقُوْلُ اَلسَّلَامُ عَلَيْکَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ مِنْ فُلَانِ ابْنِ فُلَانٍ يَتَشَفَّعُ بِکَ اِلٰی رَبِّکَ فَاشْفَعْ لَهٗ وَلِلْمُسْلِمِيْنَ۔ (نور الایضاح ۱۹۴)

ترجمہ: اور سلام پہنچاؤ ان کا جنہوں نے آپ سے سلام پہنچانے کی فرمائش کی ہے، چنانچہ کہو سلام ہو آپ پر اے اللہ کے رسول ﷺ فلاں ابن فلاں کی طرف سے وہ آپ سے اپنے رب کے پاس شفاعت کا طالب ہے، شفاعت فرمائیے اس کے لئے اور تمام مسلمانوں کے لئے

(انوار الایضاح شرح نور الایضاح ۸۱۵)

قَوْلُهٗ(وَتُبَلِّغُهُ السَّلامَ مَنْ اَوْصَاکَ بِه)ذَکَرُوْا اَنَّ تَبْلِیْغَ السَّلامِ وَاجِبٌ لِاَنَّهٗ اَدَاءُ الْاَمَانَةِ

(حاشیہ طحطاوی ۷۴۹)

فقہاء کرام فرماتے ہیں کہ سلام کا پہنچانا واجب ہے اس لئے کہ یہ امانت ہے اور امانت کا ادا کرنا لازم وضروری ہے۔ اسی طرح کتاب المناسک ص۴۷۶، ج۳ میں لکھا ہے۔ اگر کسی نے پیغمبر ﷺ کی خدمت میں سلام پیش کرنے کی درخواست کی ہو تو اس کی طرف سے ان الفاظ میں سلام پیش کریں۔

اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ یَارَسُوْلَ اللّٰہِ ﷺ فُلَانُ ابْنُ فُلَانٍ یُسَلِّمُ عَلَیْکَ یَارَسُوْلَ اللّٰہِ (فتح القدیر ۱۲۸۱ ج۳)

یارسول اللہ ﷺ آپ پر سلام ہو فلاں ابن فلاں نے آپ کو سلام بھیجا ہے یارسول اللہ۔ صاحب تفسیر ابن کثیر نے بھی ایک آیت کے سلسلہ میں ایک واقعہ نقل کیا ہے۔

وَقَوْلُهٗ:(وَلَوْ اَنَّهُمْ اِذْظَّلَمُوْااَنْفُسَهُمْ جَآءُوْکَ فَاسْتَغْفَرُوا اللّٰهَ وَاسْتَغْفَرَ لَهُمُ الرَّسُوْلُ لَوَجَدُوا اللّٰهَ تَوَّابًا رَّحِيْمًا)

ترجمہ:اور جس وقت وہ اپنا نقصان کر بیٹھے تھے اگراس وقت آپ کی خدمت میں حاضر ہو جاتے پھراللہ تعالی سے معافی طلب کرتے اورآپ ﷺ بھی ان کے لئے معافی طلب کرتے تو ضرور اللہ تعالی کو توبہ قبول کرنے والااور رحمت والا پاتے۔

يُرْشِدُ تَعَالٰى اَلْعُصَاةَ وَالْمُذْنِبِيْنَ اِذَا وَقَعَ مِنْهُمُ الْخَطَئُ وَالْعِصْيَانُ اَنْ يَّاتُوْا اِلَى الرَّسُوْلِ ﷺ فَيَسْتَغْفِرُوا اللّٰهَ عِنْدَهٗ وَيَسْئَلُوْهُ اَنْ يَّسْتَغْفِرَ لَهُمْ فَاِنَّهُمْ اِذَا فَعَلُوْا ذَالِکَ تَابَ اللّٰهُ عَلَيْهِمْ وَرَحِمَهُمْ وَغَفَرَ لَهُمْ وَلِهٰذَا قَالَ:

(لَوَجَدُوا اللّٰهَ تَوَّابًا رَّحِيْمًا)

ترجمہ:اللہ تعالی خود ہی اپنے گناہگار بندوں کی رہنمائی فرماتے ہیں کہ جب ان سے کوئی خطاء اور گناہ سرزد ہو جائے کہ وہ رسول ﷺ کی خدمت میں حاضر ہو جائیں پھران کے پاس

آکر اللہ سے معافی طلب کریں اور ان سے بھی عرض کریں کہ ہمارے لئے استغفار کیجئے پھر جب وہ ایسا کرتے تو اللہ تعالیٰ ان کی توبہ قبول کرتے اور ان پر رحم فرماتے اور ان کی بخشش کرتے اس لئے فرمایا (لَوَجَدُوا اللّٰہَ تَوَّابًا رَّحِیْمًا)۔

وَقَدْ ذَکَرَ جَمَاعَۃٌ مِّنْھُمُ الشَّیْخُ اَبُوْ نَصْرِ ابْنِ الصَّبَّاغِ فِیْ کِتَابِہِ الشَّامِلِ :اَلْحِکَایَۃَ الْمَشْھُوْرَۃَ عَنِ الْعَتَبِیْ قَالَ کُنْتُ جَالِساً عِنْدَ قَبْرِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّمَ فَجَاءَ اَعْرَابِیٌّ فَقَالَ: اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّمَ سَمِعْتُ اللّٰہَ یَقُوْلُ: (وَلَوْ اَنَّھُمْ اِذْظَّلَمُوْا اَنْفُسَھُمْ جَآءُوْکَ فَاسْتَغْفَرُوا اللّٰہَ وَاسْتَغْفَرَ لَھُمُ الرَّسُوْلُ لَوَجَدُوا اللّٰہَ تَوَّابًا رَّحِیْمًا) وَقَدْ جِئْتُکَ مُسْتَغْفِراً لِذَنْبِیْ مُسْتَشْفِعاً بِکَ اِلٰی رَبِّیْ ثُمَّ اَنْشَأَ یَقُوْلُ:

اور ایک جماعت نے تذکرہ کیا ہے جن میں سے ابو نصر ابن صباغ بھی ہیں انہوں نے اپنی کتاب الشامل میں عتبی سے یہ مشہور واقعہ نقل کیا ہے فرماتے ہیں کہ علامہ عتبیؒ نے ذکر کیا

ہے کہ میں ایک مرتبہ مسجد نبوی میں روضہ اقدس کے قریب بیٹھا ہوا تھا کہ ایک دیہاتی شخص آیا اور اس نے پیغمبر علیہ الصلوٰۃ والسلام کی خدمت عالیہ میں اولاً سلام پیش کیا پھر یہ آیت پڑھی،

(وَلَوْ اَنَّھُمْ اِذْظَّلَمُوْااَنْفُسَھُمْ جَآءُوْ کَ فَاسْتَغْفَرُوااللّٰہَ وَاسْتَغْفَرَ لَھُمُ الرَّسُوْلُ لَوَجَدُوااللّٰہَ تَوَّابًا رَّحِیْمًا)

پھر عرض کیا کہ اے اللہ کے رسول ﷺ میں آپ کی خدمت میں اپنے گناہوں کی معافی طلب کرنے کے لئے اور اپنے رب کے دربار میں آپ کو سفارشی بنانے کے مقصد سے حاضر ہوا ہوں پھر

یَاخَیْرَ مَنْ دُفِنَتْ بِالْبُقَاءِ اَعْظُمَہٗ

فَتَابَ مِنْ طِیْبِھِنَّ اَلْقَاءُوَالْاَکَمُ

نَفْسِی الْفِدَاءُ لِقَبَرٍ اَنْتَ سَاکِنُہ

فِیْہِ الْعِفَافُ وَفِیْہِ الْجُوْدُوَالْکَرَمُ

اس نے درج ذیل اشعار پڑھے۔

اے ان لوگوں میں سے سب سے افضل جن کے اجساد شریفہ آسودۂ خاک ہیں جن کی برکت سے دشت و جبل پاکیزگی سے مشرف ہو گئے اس روضۂ اقدس پر میری جان قربان ہے جس میں آنجناب تشریف فرماہیں یہی عفت مآبی اور یہی جود و کرم (کا خزانہ) ہے

ثُمَّ انْصَرَفَ الْاَعْرَابِیُّ، فَغَلَبَتْنِی عَیْنِی فَرَأَیْتُ النَّبِیَّ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فِی النَّوْمِ فَقَالَ: یَاعَتَبِیُّ اَلْحِقِ الْاَعْرَابِیَّ فَبَشِّرْہُ اَنَّ اللہَ قَدْ غَفَرَ لَہٗ۔

عتبیؒ کہتے ہیں کہ یہ عرض کر کے وہ دیہاتی تو چلا گیا پھر مجھے نیند آگئی تو میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو خواب میں دیکھا کہ آپ فرمارہے ہیں کہ عتبی جاؤ اس دیہاتی کو یہ خوش خبری سنادو کہ اللہ تعالیٰ نے اس کی بخشش فرمادی ہے (خلاصۃ الوفا/۴۴۹)

وَذَكَرَ هٰذِهِ الْحِكَايَةَ اَلْاِمَامُ النَّوَوِ ی علیہ الرحمۃ فِی الْمَجْمُوْعِ (ج٨ص٢١٧)
(وَفِی الْاِیْضَاحِ ص ٤٩٨) وَزَادَالْبَیْتَیْنِ التَّالِیَیْنِ۔
اَنْتَ الشَّفِیْعُ الَّذِیْ تُرْجٰی شَفَاعَتُهٗ عَلَى الصِّرَاطِ اِذَامَا زَلَّتِ الْقَدَمُ
وَصَاحِبَاکَ فَلَا اَنْسٰی هُمَا اَبَداً مِنِّی
السَّلَامُ عَلَیْکُمْ مَاجَرَی الْقَلَمُ

ترجمہ: اور امام نووی ؒ نے بھی اس واقعہ کو اپنی کتاب المجموع میں ذکر کیا ہے اور ایضاح میں بھی یہ واقعہ نقل کیا ہے اور اس میں ان اشعار کا بھی اضافہ ہے۔

آپ ایسے شفیع ہیں جن کی سفارش کی امید کی جاتی ہے، پل صراط پر جبکہ قدم ڈگمگا رہے ہوں۔ اور آپ کے دونوں ساتھی (ابو بکرؓ و عمرؓ) جن کو میں کبھی بھی بھول نہیں پاؤں گا میری طرف سے آپ سب پر سلام ہو جب تک قلم چلتا رہے۔

آپ ﷺ کی خدمت اطہر میں سلام عرض کرنے کے بعد تھوڑا آگے بڑھیں وہاں دوسری پلیٹ پر یوں لکھا ہوا ہے۔

هٰذَا اَلسَّلَامُ عَلٰی اَبِیْ بَکْرِنِ الصِّدِیْقِ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ۔

یہاں حضرت ابو بکر صدیقؓ کی قبر اطہر ہے اس کے سامنے کھڑے ہو کر یوں سلام عرض کریں۔

اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا خَلِیْفَۃَ رَسُوْلِ اللّٰہِ وَثَانِیَہٗ فِی الْغَارِ وَرَفِیْقَہٗ فِی الْاَسْفَارِ وَاَمِیْنَہٗ فِی الْاَسْرَارِ اَبَابَکْرِنِالصِّدِیْقِ رضی اللہ عنہ جَزَاکَ اللّٰہُ عَنْ اُمَّۃِ مُحَمَّدٍ خَیْرًا

اے اللہ کے رسول ﷺ کے خلیفہ اور غار ثور میں اور دوسرے سفروں میں ان کے ساتھی اور ان کے رازدار ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ آپ پر سلام ہو اور اللہ تعالی آپ کو امتِ محمدیہ ﷺ کی طرف سے جزائے خیر عطا فرمائے۔

اگراس جگہ آپ اس طرح دعا مانگیں تو کیا ہی کہنا!

یا اللہ! حضرت نبی اکرم ﷺ کا جو عشق آپ نے حضرت ابو بکر صدیقؓ کے سینے میں اتارا تھا اور اس درد اور شدتِ تکلیف کے عالم میں جس دل سے انہوں نے آپ (ﷺ) کا نام مبارک لیا تھا آج ہم آپ کو حضرت صدیق اکبرؓ کے اس درد کا واسطہ دیتے ہیں کہ آپ ہمیں حضرت نبی اکرم ﷺ کی محبت دے دیجئے، ان کے دین کا درد، اور ان کی امت کا غم دیدیجئے۔ پھر تھوڑا آگے چلیں تو ایک پلیٹ پر لکھا ہوا ملے گا۔

هِنَا اَلسَّلَامُ عَلٰی عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ۔

یہاں حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ تشریف فرما ہیں ان کی خدمت اقدس میں ان الفاظ میں سلام عرض کریں۔

اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا اَمِیْرَ الْمُؤْمِنِیْنَ عُمَرَ الْفَارُوْقَ الَّذِیْ اَعَزَّ اللّٰہُ بِہِ الْاِسْلَامَ اِمَامَ الْمُسْلِمِیْنَ مَرْضِیًّا حَیًّا وَّ مَیِّتًا جَزَاکَ اللّٰہُ عَنْ

اے امیر المؤمنین عمر فاروق رضی اللہ عنہ کہ جن کے ذریعہ سے اللہ تعالی نے اسلام کو عزت و شوکت عطا فرمائی آپ پر سلام ہو اللہ تعالیٰ نے آپ کو مسلمانوں کا امام بنایا۔اللہ تعالیٰ نے آپکو زندگی میں بھی اور وفات کے بعد پسند فرمایا ہے۔اللہ تعالیٰ آپ کو امت محمدیہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی طرف سے بہترین بدلہ عطا فرمائے۔ الغرض تینوں حضرات کی خدمت میں سلام گذارنے کے بعد قبلہ رخ ہو کر آنحضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے وسیلہ سے اللہ تبارک و تعالی سے اپنے لئے، عزیز و اقارب اور پوری امت کے لئے دنیا و آخرت کی کامیابی کے لئے دعائیں مانگیں کیونکہ یہ مقام قبولیت ہے۔ سفر مدینہ میں فرائض و سنن اور ضروریات زندگی کے بعد جو بھی وقت بچے اس میں حضرت رسالت مآب

ﷺ کی شان رفعت کا تصور کر کے خوب ذوق وشوق کے ساتھ درود شریف کثرت سے پڑھیں بلکہ جب جب گنبد خضراء نظر آئے سلام عرض کریں اور کثرت سے درود پاک کا نظرانہ پیش کرتے رہیں نیز عاشقوں کی صورت بنا کر اظہار محبت میں کوئی کمی نہ کریں۔

نعت شریف کی کوئی کتاب ساتھ رکھیں اور عشق و محبت اور ازدیاد شوق کے لئے نعت شریف پڑھیں تاکہ اس کے اثر سے آنکھیں اشک بار ہو کر دل سیراب ہو جائے۔

مسجد نبوی علیٰ صاحبہ الصلوٰۃ والسلام میں نماز!!

یوں تو سارا ہی شہر مدینہ بابرکت اور نورانی ہے وہاں کی خاک پاک، سنگریزے درخت و پانی سب ہی عاشقوں کے لئے باعث سعادت اور باعث تسکین قلب ہے مگر حرم نبوی شریف کی

شان بہت اونچی اور نرالی ہے حضور ﷺ کا ارشاد گرامی ہے۔

عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ صَلٰوةٌ فِیْ مَسْجِدِیْ هٰذَا خَیْرٌ مِّنْ اَلْفِ صَلٰوةٍ فِیْمَا سِوَاهُ اِلَّا الْمَسْجِدَ الْحَرَامَ (رواہ بخاری و مسلم)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ حضرت رسول اللہ ﷺ نے فرمایا! کہ میری اس مسجد میں ایک نماز پڑھنا دوسری مسجد میں ایک ہزار نماز پڑھنے سے بہتر ہے سوائے مسجد حرام کے۔

اندازہ لگائیے کہ یہ نہیں فرمایا کہ ایک نماز ایک ہزار کے برابر ہے بلکہ فرمایا کہ ایک ہزار نماز سے بہتر ہے اور اس بہتری کی وضاحت دوسری حدیث میں پچاس ہزار سے کی گئی۔

نوٹ: (مسجد نبوی میں یہ روایت آپ کو کئی جگہ لکھی ہوئی ملے گی)۔

دوسری روایت میں فرمایا!

عَنْ اَنَسٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰہِ ﷺ صَلٰوۃُالرَّجُل فِی بَیْتِہٖ بِصَلٰوۃٍ وَصَلٰوتُہٗ فِیْ مَسْجِدِ الْقَبَائِلِ بِخَمْسٍ وَّ عِشْرِیْنَ صَلٰوۃً وَصَلٰوتُہٗ فِی الْمَسْجِدِ الَّذِیْ یُجْمَعُ فِیْہِ بِخَمْسِ مِائَۃِ صَلٰوۃٍ وَصَلٰوتُہٗ فِی الْمَسْجِدِ الْاَقْصٰی بِخَمْسِیْنَ اَلْفَ صَلٰوۃٍ وَصَلٰوتُہٗ فِیْ مَسْجِدِیْ بِخَمْسِیْنَ اَلْفَ صَلٰوۃٍ وَصَلٰوتُہٗ فِی الْمَسْجِدِالْحَرَامِ بِمِائَۃِ اَلْفِ صَلٰوۃٍ (رواہ ابن ماجہ)

حضرت انس ابن مالکؓ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا! آدمی نے جو نماز گھر میں پڑھی وہ ایک شمار ہوتی ہے اور جو محلہ کی مسجد میں پڑھی وہ پچیس نمازوں کے برابر اور جو نماز اس مسجد میں پڑھی جہاں جمعہ ہوتا ہے پانچ سو نمازوں کے برابر ہے اور اس کی مسجد اقصیٰ کی نماز پچاس ہزار نمازوں کے برابر اور اس کی میری مسجد میں پڑھی ہوئی نماز

پچاس ہزار نمازوں کے برابر ہے اور اس کی مسجد حرام میں پڑھی ہوئی نماز ایک لاکھ نمازوں کے برابر ہے۔ معلوم ہوا کہ مسجد نبوی شریف میں ایک نماز کا ثواب پچاس ہزار نمازوں کے برابر ہے۔ کتنی خوش نصیبی کی بات ہے وہاں کی نماز کا میسر آنا۔

چالیس نمازوں پر بشارت!

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا! کہ جو شخص چالیس نمازیں میری مسجد میں ادا کرے گا اور کوئی نماز اس کی فوت نہ ہو تو اس کے لئے دوزخ سے برائت لکھی جائے گی اور عذاب و نفاق سے بھی براءت لکھی جائے گی (یعنی اس شخص نے نفاق اور عذاب سے چھٹکارا پالیا) لہٰذا مسجد نبوی شریف میں نماز باجماعت کا خاص اہتمام کریں تاکہ کوئی رکعت فوت نہ ہو۔

ایک نہایت ہی اہم مسئلہ :

حرمین شریفین زادھما اللہ شرفا وکرامۃ میں اعمال کا ثواب بہت زیادہ ہے مثلاً مسجد حرام میں ایک نماز کا ثواب ایک لاکھ نمازوں کے برابر اور مسجد نبوی علی صاحبہ الصلوٰۃ والسلام کا ثواب پچاس ہزار نمازوں کے برابر ہے جیسا کہ اوپر بیان ہو چکا ہے لیکن اس عظیم فضیلت اور سعادت کے باوجود بے شمار حجاج کرام اور معتمرین (عمرہ کرنے والے) مسئلہ نہ جاننے کی وجہ سے فرض نمازوں کی ادائگی سے ہی محروم ہو جاتے ہیں (نعوذ باللہ منہ) وہ اس طرح کہ ایام حج یا رمضان المبارک کے آخری عشرہ میں زبردست بھیڑ ہوتی ہے اور حرم شریف بھر جاتا ہے پھر لوگ باہر سڑکوں پر اور ہوٹلوں کے برآمدوں پر صف بناتے ہیں اور امام کے کے پیچھے لاوڑ سپیکر کی آواز پر اقتدا کرتے ہیں یہاں تک

تو معاملہ ٹھیک ہے کیونکہ یہ ساری صفیں حرم پاک کی صفوں سے ملی ہوئی ہوتی ہیں لیکن جونہی ایام حج ختم ہوتے ہیں اور رفتہ رفتہ حاجیوں کی تعداد کم ہوتی رہتی ہے پھر بھی بہت سے حاجی دور سڑکوں پر یا دھوپ سے بچنے کے لئے ہوٹلوں کے برآمدوں پر مصلی بچھا کر نماز ادا کرتے ہیں جبکہ بیچ میں سینکڑوں صفوں کی جگہ خالی ہوتی ہے اور مقتدیوں کو امام کے ساتھ اتصال نہیں رہتا ہے جس کی وجہ سے ان حاجیوں کی نماز باطل ہو جاتی ہے اور انکی فرض نماز ادا نہیں ہوتی ہے اب جب نماز ہی درست نہیں ہوئی تو ثواب کیسا؟

لہٰذا آپ حضرات سے مؤدبانہ گذارش ہے کہ آپ ایسی غلطی نہ کریں بلکہ حرم شریف کے اندر آکر نماز ادا کریں اور اگر کسی نے حرم شریف کی چہار دیواری کے اندر بلاوجہ صفوں کے

درمیان جگہ چھوڑی تو ایسا کرنا مکروہ ہے اور اسکی یہ نماز کراہت کے ساتھ ادا ہو جائے گی کیونکہ مسجد کا اندرونی حصّہ مکان واحد ہے اگر درمیان میں چلنے کا راستہ ہو یا الماری ہو یا پانی کی ٹینکی رکھی ہو تو اس سے کوئی فرق نہیں پڑتا بلا کراہت نماز ادا ہو جاتی ہے۔ یادرکھیں: اگر آپ کو مدینہ منورہ میں پندرہ دن سے کم رہنا ہے تو آپ مسافر ہیں ان دنوں میں خُدا نخواستہ اگر کسی وقت مسجد نبوی کی جماعت چھوٹ جائے اور آپ کو اپنی نماز اکیلے پڑھنی پڑے تو آپ نماز قصر پڑھیں گے۔

اگر رمضان شریف میں حاضری کی سعادت ملے تو اعتکاف بھی کرلیں کیونکہ اس بقعہ نور میں آپ ﷺ نے اخیر عمر تک اعتکاف فرمایا۔

اس مسجد پاک کا ایک ٹکڑا بڑا ہی بابرکت اور بہت فضیلت والا

ہے اس کو ریاض الجنۃ کہتے ہیں اس کا کچھ حصّہ جالی مبارک کے اندر آگیا ہے آج کل اس کی لمبائی ۲۲، میٹر اور چوڑائی ۱۵، میٹر ہے۔

اس کے بارے میں حضور ﷺ کاارشاد گرامی ہے!

عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ مَا بَیْنَ بَیْتِیْ وَ مِنْبَرِیْ رَوْضَةٌ مِّنْ رِیَاضِ الْجَنَّةِ وَمِنْبَرِیْ عَلَی الْحَوْضِ (متفق علیه)

حضرت ابوہریرہؓ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ میرے گھر اور منبر کا درمیانی حصّہ جنت کے باغوں میں سے ایک باغ ہے (جس کو جنت سے زمین پر اتارا گیا ہے) اور میرا منبر حوض کوثر پر ہے گویا اس حصّہ میں عبادت کرنا دخول جنت کا سبب ہے۔ اللہ جل شانہ ہمیں بھی یہ سعادت نصیب فرمائے (آمین)۔

لہٰذا اس جگہ جتنا بھی موقعہ ملے نماز تلاوت، درود پاک اور ذکر ودعا میں مشغول رہیں البتہ یہ ضروری ہے کہ دوسرے لوگوں کو بھی موقعہ دیدیں کسی جگہ پر قبضہ جما کر نہ بیٹھیں۔

ان کی محفل کے آداب کچھ اور ہیں!

ہر حال میں ادب واحترام کا خیال رکھیں کسی بھی حال میں اپنی آواز کو بلند نہ ہونے دیں حتیٰ کہ تلاوت اور دعا کے وقت بھی نہیں، اس لئے کہ اللہ تعالیٰ نے حضور ﷺ کی خدمت میں اونچی آواز میں بولنے سے منع کیا ہے اور یہ حکم قیامت تک برقرار رہے گا چنانچہ ارشاد باری تعالیٰ ہے!

يَاأَيُّهَا الَّذِيْنَ آمَنُوْا لَا تَرْفَعُوْا أَصْوَاتَكُمْ فَوْقَ صَوْتِ النَّبِيِّ وَلَا تَجْهَرُوْا لَهُ بِالْقَوْلِ كَجَهْرِ بَعْضِكُمْ لِبَعْضٍ أَنْ تَحْبَطَ أَعْمَالُكُمْ وَأَنْتُمْ لَا تَشْعُرُوْنَ (سورہ حجرات ۲)

اے ایمان والو اپنی آواز کو حضور ﷺ کی آواز پر بلند مت کرو اور جس طرح سے تم آپس میں ایک دوسرے کو پکارتے ہو اس طرح سے ان کو نہ پکارو ایسا کرنے سے تمہارے اعمال اکارت ہو جائیں اور تمہیں خبر بھی نہ ہونے پائے۔

صحابہ کرام رضوان اللہ تعالی علیہم اجمعین جس طرح حضور ﷺ کی موجودگی میں آپ ﷺ کے سامنے زور سے بولنے میں احتیاط کرتے تھے آپ ﷺ کی وفات کے بعد بھی مسجد نبوی شریف میں بلند آواز سے بولنے پر ٹوکتے تھے چناں چہ بخاری شریف میں روایت ہے۔

وَعَنِ السَّائِبِ بْنِ يَزِيْدَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ كُنْتُ نَائِمًا فِي الْمَسْجِدِ فَحَصَبَنِىْ رَجُلٌ فَنَظَرْتُ فَإِذَا هُوَ عُمَرُ ابْنُ الْخَطَّابِ رضی اللہ عنہ فَقَالَ اِذْهَبْ فَأْتِنِىْ بِهٰذَيْنِ فَجِئْتُهُ بِهِمَا فَقَالَ

مِمَّنْ اَنْتُمَا اَوْ قَالَ مِنْ اَیْنَ اَنْتُمَا قَالَا مِنْ اَھْلِ الطَّائِفِ قَالَ لَوْ كُنْتُمَا مِنْ اَھْلِ الْمَدِیْنَةِ لَاَوْجَعْتُكُمَا تَزْ فَعَانِ اَصْوَاتَكُمَا فِیْ مَسْجِدِ رَسُوْلِ اللّٰہِ ﷺ (رواہ بخاری ۱/۶۷)

حضرت سائب بن یزیدؓ سے روایت ہے کہ میں مسجد میں سو رہا تھا کہ کسی نے مجھے کنکری ماری تو میں نے دیکھا کہ وہ حضرت عمر ابن خطاب رضی اللہ عنہ ہیں انہوں نے مجھ سے فرمایا کہ جاؤ! ان دو آدمیوں کو میرے پاس لے آؤ۔ میں ان دونوں کو لے آیا تو حضرت عمرؓ نے ان سے پوچھا تم کس قبیلہ سے ہو یا فرمایا کہ تم دونوں کہاں سے آئے ہو ؟ ان دونوں نے کہا کہ ہم طائف والوں میں سے ہیں حضرت عمرؓ نے فرمایا اگر تم لوگ مدینہ والوں میں سے ہوتے تو میں تم کو سزا دیتا کہ تم حضور ﷺ کی مسجد میں اپنی آواز بلند کرتے ہو۔

حضرت عائشہؓ جب کہیں قریب کیل، میخ وغیرہ کے ٹھوکنے کی

آواز سنتی تھیں تو آدمی بھیج کر ان کو روکتیں کہ زور سے نہ ٹھوکیں حضور ﷺ کی تکلیف کالحاظ رکھیں۔

حضرت علی کرم اللہ وجہ کو اپنے مکان کے کواڑ بنانے کی ضرورت پیش آئی تو بنانے والوں کو فرمایا کہ شہر کے باہر بقیع میں بنا کر لائیں ان کے بنانے کی آواز کا شور حضور ﷺ تک نہ پہنچے علامہ قسطلانیؒ مواہب میں لکھتے ہیں کہ حضور اقدس ﷺ کے ساتھ ادب کا وہی معاملہ ہونا چاہئے جو زندگی میں تھا اس لئے کہ حضور ﷺ اپنی قبر میں زندہ ہیں

(فضائل حج فضائل اعمال ص ۱۱۳۔ بحوالہ شرح المواہب)

ریاض الجنۃ کے خاص ستون یعنی اسطوانات رحمت!

اسطوانہ عربی میں ستون کو کہتے ہیں مسجد نبوی شریف کے ستون تو بہت ہیں اور تمام ستون مبارک و مقدس ہیں البتہ ان

میں سے سات ستون خاص اہمیت کے حامل ہیں جن کواسطوانات رحمت یعنی رحمت کے ستون کہتے ہیں۔

ا:اُسطُوَانَہ حنانہ یا استطوانہ مخلقہ۔

۲:اسطوانہ عائشہ رضی اللہ عنہا۔ ۳:اسطوانہ توبہ۔

۴:اسطوانہ حرس۔ ۵:اسطوانہ وفود۔

۶ اسطوانہ سریر۔ ۷ اسطوانہ جبرئیل علیہ السلام

(اسطوانہ حنانہ!)

حنانہ کے معنی آتے ہیں آواز نکالنا، رونا اور تڑپنا۔

اس ستون کو حنانہ اس لئے کہتے ہیں کہ یہ نبی علیہ السلام کی جدائی میں رویا اور تڑپا تھا یہ ستون محراب نبوی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی پشت پر جانب قبلہ لگا ہوا ہے جہاں حضرت رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا مصلیٰ (نماز پڑھانے کی جگہ) تھا یہ قبولیت کی جگہ ہے۔

چناں چہ حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت

نبی اکرم ﷺ منبر بننے سے پہلے اس ستون کے ساتھ ٹیک لگا کر خطبہ دیا کرتے تھے جب مسجد نبوی میں منبر بنایا گیا اور آپ ﷺ خطبہ دینے کے لئے منبر پر تشریف لے گئے تو یہ ستون حضور ﷺ کی جدائی میں آواز کے ساتھ زور زور سے رونے لگا یہاں تک کہ حضور ﷺ منبر سے اترے اور اس کو اپنے سینہ مبارک سے لگایا اور اس پر اپنا دست مبارک پھیرا جس کے بعد یہ ستون خاموش ہو گیا (رواہ بخاری)۔

حضرت حسن بصریؒ جب اس روایت کو بیان کرتے تو خوب روتے تھے اور فرماتے تھے اللہ کے بندو! یہ لکڑی کا ستون حضور ﷺ کی یاد میں تڑپا اور رویا حالانکہ تمہیں اس سے زیادہ حضور ﷺ کی زیارت و ملاقات اور آپ ﷺ کی محبت میں تڑپنا اور رونا چاہئے۔ اس ستون کو مخلقہ بھی کہتے ہیں

یعنی خوشبو والا ستون۔ چونکہ لوگ اس پر خوب خوشبو لگاتے تھے اور یہ ہر وقت مہکتا رہتا تھا اس وجہ سے اسکو اسطوانہ مخلقہ بھی کہتے ہیں ۔ اس ستون پر موٹے حروف میں ھذہ اسطوانۃ المخلقہ لکھا ہوا ہے

(اسطوانہ عائشہ رضی اللہ عنھا!!)

حضرت رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا!

کہ میری اس مسجد میں ایک جگہ ایسی فضیلت والی ہے کہ اگر لوگوں کو وہ جگہ معلوم ہو جائے تو وہاں نماز پڑھنے کے لئے قرعہ ڈالیں گے (یعنی ہر انسان اس جگہ نماز پڑھنے کی کوشش کرے گا اس لئے قرعہ ڈالنا پڑے گا کہ پہلے کس کا نمبر آئے گا)۔

اس جگہ کی نشان دہی حضرت عائشہ صدیقہؓ نے نبی علیہ السلام کی وفات کے بعد کی، اس جگہ ایک ستون ہے اس لئے اس کا نام

اسطوانہ عائشہؓ پڑااس ستون کو اسطوانہ قرعہ بھی کہتے ہیں۔
یہ ستون محراب نبوی شریف کے بائیں جانب حیؒ علی الفلاح کی طرف تھوڑا سا پیچھے ہے اس ستون مبارک پر جلی حروف میں ھٰذِہٖ اُسطُوَانَۃُ عَائِشَۃَؓ لکھا ہوا ہے۔

(اسطوانہ ابولبابہ یا اسطوانہ توبہ !!)

غزوہ بنی قریظہ میں یہود نے حضرت رسول اللہ ﷺ کے ایک جانثار صحابی حضرت ابولبابہؓ سے مشورہ لیا کہ کیا ہمیں محمد ﷺ کے فیصلہ کو تسلیم کرنا چاہئے یا نہیں؟آپ رضی اللہ عنہ نے ان کو مشورہ دیا کہ ہاں تسلیم کرلو لیکن ساتھ ہی اپنے دست مبارک سے اپنے گلے کی طرف اشارہ کیا کہ تمہاری غداری کی سزا قتل ہوگی جس کی تفصیل سیرت پاک کی کتابوں میں ہے یہ اشارہ کرنے کے بعد انہیں احساس ہوا کہ میں نے رسول اللہ

ﷺ کا راز فاش کیا اس لئے سیدھے مسجد نبوی شریف میں آکر اپنے آپ کو ایک ستون کے ساتھ باندھ دیا اور فرمایا کہ جب تک حضور ﷺ خود اپنے دست مبارک سے نہیں کھولیں گے میں بندھا ہی رہوں گا۔ حضور ﷺ کو جب اس کی اطلاع ملی تو آپ نے فرمایا! اگر میرے پاس آئے ہوتے تو میں معاف کرتا لیکن اب معاملہ اللہ جل شانہ کے ساتھ ہے جب تک وہ معاف نہیں فرماتے بندھا رہے چناں چہ نماز اور دوسری بشری ضروریات کے علاوہ اسی ستون سے بندھے رہتے تھے اور کئی روز بعد انکی توبہ قبول ہوئی اور آپ ﷺ نے انکو اپنے دست مبارک سے کھولا، اس لئے اس ستون کا نام اسطوانہ ابولبابہ یا اسطوانہ توبہ پڑا یہ ستوں اسطوانہ عائشہؓ کے قریب ہے اور اس پر بھی بڑے حروف میں ھذہ اسطوانۃ ابی لُبَابَہ لکھا ہوا ہے۔

(اسطوانہ حرس!)

حرس کے معنی آتے ہیں حفاظت کے، شروع شروع میں یہاں کوئی نہ کوئی صحابی رضی اللہ عنہ آپ علیہ السلام کی حفاظت کے لئے پہرہ دیتا تھا تاکہ کوئی دشمن آپ پر حملہ نہ کرے اس لئے اس ستون کو اسطوانہ حرس کہا جاتا ہے۔

لیکن جب یہ آیت نازل ہوئی **وَاللّٰہُ یَعْصِمُکَ مِنَ النَّاسِ**، اللہ تعالی لوگوں سے آپ کی حفاظت خود فرمائیں گے آپ کو کسی کے پہرہ کی ضرورت نہیں اس کے بعد حضور ﷺ نے پہرہ ہٹا لیا۔ یہ ستون مبارک آج کل روضہ اطہر کی جالی مبارک سے لگا ہوا ہے اس کا کچھ حصّہ جالی مبارک کے اندر اور کچھ حصّہ باہر ہے اس ستون پر بھی جلی حروف میں

هٰذِهٖ اُسْطُوَانَةُ الْحَرْسِ لکھا ہوا ہے۔

(اسطوانہ وفود!)

عرب کے لوگ جب آپ ﷺ سے ملاقات کی غرض سے آتے تھے تو آپ ﷺ ان لوگوں سے اس جگہ ملاقات فرماتے تھے اس لئے اس ستون مبارک کا نام اسطوانہ وفود پڑا، یہ ستون مبارک اسطوانہ حرس کے قریب جالی مبارک کے ساتھ ہے اس پر ھٰذِہٖ اُسْطُوَانَۃُ الْوَفُوْدِ لکھا ہوا ہے۔

(اسطوانہ سریر!)

عربی زبان میں چار پائی کو سریر کہتے ہیں حضرت نبی اکرم ﷺ کے لئے رمضان مبارک میں اعتکاف کے لئے اس ستون کے پاس آپ کی چار پائی مبارک یا بستر ہ مبارک بچھایا جاتا تھا اس لئے اس ستون مبارک کو اسطوانہ سریر کہتے ہیں یہ ستون مبارک قبر اطہر کے سرہانے کے مقابل ہے یہ ستون مبارک

بھی اسطوانہ وفود کے ساتھ ہے۔

غرض یہ تینوں مبارک ستون ایک ہی لائن میں جالی دار دیوار کے ساتھ لگے ہوئے ہیں۔

(اسطوانہ جبرئیلؑ!)

حضرت جبرئیلؑ جب کبھی صحابی رسول حضرت دحیہ کلبیؓ کی شکل میں تشریف لاتے تو اسی جگہ بیٹھے نظر آتے تھے اس لئے اس کو اسطوانہ جبرئیل کہتے ہیں یہ مبارک ستون اسطوانہ حرس کی سیدھ میں جالیوں کے اندر آگیا اس لئے باہر سے نظر نہیں آتا ہے۔

مبارک محرابیں!

مسجد نبوی علی صاحبہ الصلوٰۃ والسلام میں چند بڑی محرابیں الگ الگ جگہوں پر ہیں۔

(محراب نبوی ﷺ !)

ایک محراب اسطوانہ حنانہ کے ساتھ ریاض الجنۃ میں ہے اس کو محراب نبوی ﷺ کہتے ہیں یہ وہی جگہ ہے جہاں حضرت رسول اللہ ﷺ نماز میں امامت فرماتے تھے اس زمانہ میں محراب کی ایسی شکل نہ تھی بعد میں محراب کی شکل بنائی گئ ۔اس پر ھٰذا مصلیٰ رَسُوْلِ اللہِ ﷺ لکھا ہوا ہے۔

آج جو شخص اس محراب کے سامنے سجدہ کرے گا تو اس کی پیشانی وہاں لگے گی جہاں آپ ﷺ کے قدم مبارک ہوتے تھے یہاں نماز پڑھنا بڑی سعادت کی بات ہے۔

(محراب حنفی!)

محراب نبوی کے دائیں طرف جانبِ مغرب ایک اور محراب ہے اس محراب کو علماء احناف نے تعمیر کیا تھا یہاں حنفی امام نماز

پڑھاتے تھے اس لئے اس کو محراب حنفی کہتے ہیں۔

۹۰۸ھ میں ترکی سلطان، شاہ سلیمان نے اس کو از سر نو تعمیر کرایا اس لئے اس کو محراب سلیمانی بھی کہتے ہیں۔

(محراب عثمانی!)

حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ کی خلافت میں جب مسجد نبوی کی توسیع کی گئی تو حضرت عثمانؓ یہاں نماز پڑھاتے تھے اس وجہ سے اس کو محراب عثمانی کہا جاتا ہے اور آج بھی امام اسی جگہ نماز پڑھاتے ہیں۔

(محراب تہجد!)

روضہ اطہر کے پیچھے شمال کی جانب جالیوں کے ساتھ ہے یہاں حضرت رسول اللہ ﷺ تہجد پڑھا کرتے تھے اس لئے اس کو محراب تہجد کہتے ہیں آج کل یہاں قرآن کریم کی الماریاں لگی

ہوئی ہیں ان الماریوں کے آگے لوگ نماز پڑھتے ہیں اس جگہ سر کے اوپر خانہ کعبہ کی تصویر بنی ہوئی ہے۔

(خوخہ حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ!)

باب السلام سے داخل ہوتے وقت بائیں جانب باب صدیق رضی اللہ عنہ ہے اس باب سے داخل ہو کر پیچھے مڑ کر دیکھیں گے تو وہاں یہ عبارت لکھی ہوئی ملے گی۔

هٰذِهٖ خَوْخَةُ اَبِی بَكْرِن الصِّدِّيْقِ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ

یہ حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ کے گھر کی ایک کھڑکی تھی جو مسجد کی طرف کھلتی تھی یہ وہی یادگار ہے۔

(مسجد نبوی کی حد!)

باب الصدیقؓ باب الرحمۃ سے داخل ہو کر چند قدم چل کر ستونوں پر نظر ڈالیں تو سبز رنگ میں یہ عبارت لکھی ہوئی

ملے گی حَدُّ الْمَسْجِدِ النَّبَوِیِّ عَلَیْهِ السَّلَامُ، حضرت نبی اکرم ﷺ کے زمانہ مبارک میں مسجد کی حد یہاں تک تھی۔

اس کے علاوہ مدینہ طیبہ کے قیام کے دوران جب موقعہ ملے تو مقدس مقامات کی زیارت ضرور کریں اور اپنے ایمان کو تازگی بخشیں بالخصوص مقام بدر، جبل احد و شھداء احد، جنت البقیع، مسجد قباء، مسجد قبلتین وغیرہ۔

(فضیلت مسجد قباء!)

حدیث پاک میں ہے کہ حضرت نبی اکرم ﷺ نے فرمایا جو شخص مسجد قباء میں ایک نماز پڑھے تو اس کو ایک مقبول عمرہ کا ثواب ملے گا (بخاری و ابن ماجہ)۔

خود حضرت نبی کریم ﷺ ہفتہ میں ایک بار مسجد قباء تشریف لے جاتے تھے۔

(مسجد قبلتین!)

قبلتین کے معنی ہیں دو قبلوں والی،اس مسجد کا نام مسجد قبلتین اس وجہ سے پڑا کہ اس میں ایک نماز دو سمتوں میں پڑھی گئ ہے وہ اس طرح سے کہ ہجرت کے بعد ۱۶،۱۷ ماہ تک حضرت نبی اکرم ﷺ مدینہ منورہ میں مسجد اقصیٰ جو مدینہ طیبہ سے شمال کی جانب ہے کی طرف نماز ادا فرماتے رہے مگر حضور ﷺ کی دلی تمنا تھی کہ بیت اللہ شریف جو کہ جنوب کی طرف ہے ہمارا قبلہ ہو ایک مرتبہ آپ ﷺ اسی مسجد میں ظہر کی نماز پڑھا رہے رتھے کہ نماز کے اندر ہی وحی نازل ہوئی کہ آپ اپنا چہرہ خانہ کعبہ کی طرف کریں۔آپ ﷺ نے نماز ہی میں مقتدیوں سمیت خانہ کعبہ کی طرف رخ کیا یوں حضور ﷺ نے دو رکعت مسجد اقصی کی طرف اور دو رکعت

مسجد حرام کی طرف ادا فرمائیں۔دروازہ سے داخل ہوتے ہیں آپ پیچھے مڑ کر دیکھیں تو دروازہ کے اوپر سیمنٹ پر جائے نماز کا نقشہ بناہواہے گویا یہ پہلے محراب کی نشانی ہے۔

(جنت البقیع!)

مسجد نبوی کی مشرقی جانب مدینہ منورہ کا مشہور قبرستان ہے جس کو جنت البقیع کہا جاتا ہے اس مقدس قبرستان میں دس ہزار سے زیادہ صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین جن میں ازواج مطہرات، بنات طاہرات اور اہل بیت بھی آرام فرماہیں اس کے علاوہ لاکھوں علماء، صلحاء اور ائمہ مجتہدین مدفون ہیں۔
اس قبرسان کے دروازہ کو روزانہ فجر اور عصر بعد زائرین کے لئے کھول دیا جاتا ہے لہٰذا جب جب موقعہ ملے بالخصوص جمعہ کے روز حاضر ہونا چاہیئے اور سلام عرض کر کے ایصال

ثواب کرلیں۔

(جبل احد!)

مدینہ طیبہ کے شمال میں بہت مشہور پہاڑ ہے حضور ﷺ نے فرمایا اُحُدٌ یُحِبُّنَا وَ نُحِبُّهٗ احد پہاڑ ہم سے محبت کرتا ہے اور ہم احد سے محبت کرتے ہیں۔ حال ہی میں (satellite) سٹالائٹ کے ذریعہ سے جب اس پہاڑ کا فوٹو کھینچا گیا تو اس کی شکل محمد (اسم مبارک رسول اللہ ﷺ) کی طرح ہے اس عاجز نے خود بھی وہ تصویر دیکھی ہے۔ اس پہاڑ کے سامنے مشہور لڑائی جنگ احد واقع ہوئی جس میں ستّر صحابہ کرام نے جامِ شہادت نوش فرمایا جن میں حضور ﷺ کے چچا حضرت حمزہ رضی اللہ عنہ بھی تھے ان صحابہؓ کی قبور شریفہ اسی میدان میں ہیں۔ اس جگہ کو جالی سے گھیر لیا گیا ہے اس مقام کی زیارت

ضرور کریں اور ایصال ثواب بھی کریں۔

حضرت حمزہؓ کے قبر اطہر کے سامنے چھوٹی سی پہاڑی ہے جس کو جبل رماۃ (رماۃ رامی کی جمع ہے جس کے معنی تیر چلانے والے) کہتے ہیں۔ غزوہ احد میں حضرت رسول اکرم ﷺ نے اسی پہاڑی پر پچاس تیر انداز صحابہؓ کو یہاں کھڑا کیا تھا اور فرمایا تھا کہ یہاں سے ہٹنا نہیں لیکن جب ان صحابہؓ نے دیکھا کہ کفار کے پیر اکھڑ گئے اور مسلمانوں کو فتح نصیب ہوئی تو ان میں سے چالیس صحابہؓ نیچے اتر آئے جب کفار نے اس جگہ کو خالی پایا تو یہاں سے حملہ کیا اور دس صحابہؓ کو یہیں پر شہید کیا۔اس پہاڑی کے چاروں طرف حکومت نے کاٹ کر راستہ بنایا اور مٹی اور پتھروں سے بھرائی کی ہے جس کی وجہ سے اب یہ چھوٹا سا ٹیلہ بن گیا ہے۔

تو نے اپنے گھر بلایا میں تو اس قابل نہ تھا!

ان تمام امور سے فارغ ہو کر جب وطن واپسی کا وقت آئے تو ریاض الجنۃ یا جہاں جگہ ملے دو رکعت صلوٰۃ التوبہ پڑھیں کہ جیسا یہاں کے ادب واحترام کا حق تھا وہ مجھ سے ادا نہ ہو سکا لہٰذا اللہ تعالیٰ سے اپنی کمی کوتاہی پر معافی مانگیں ساتھ میں نماز شکرانہ بھی ادا کریں کہ اللہ نے چند دن دیار حبیب ﷺ میں رہنے کا موقعہ نصیب فرمایا اس کے بعد الوداعی سلام کے لئے حاضر خدمت ہو جائے اور پوری توجہ کے ساتھ سلام عرض کریں پھر اللہ تعالیٰ سے حج وعمرہ زیارت مدینہ طیبہ اور باقی اعمال صالحہ کے قبول ہونے کی دعا مانگیں دین ودنیا کی بہتری اور دونوں جہاں کی کامیابی کے لئے اپنے اور اپنے متعلقین اور پوری امت کے لئے دعائیں مانگیں۔

حرمین کے چھوٹنے کا غم دل میں لئے ہوئے باچشمِ نم یہ دعا بھی کرے کہ یااللہ میری اس زیارت کو آخری زیارت نہ بنا بلکہ بار بار آنا نصیب فرما۔ یااللہ مجھے اپنے گھر اور اھل و عیال میں آسانی کے ساتھ اور اجر و ثواب کے ساتھ پہنچائے۔

مدینہ سے باچشم تر جارہا ہوں
نہیں چاہتا ہے دل مگر جارہا ہوں
زمانہ یہ کہتا ہے کہ گھر جارہا ہوں
حقیقت میں میں جنت بدر جارہا ہوں

جب اپنے وطن کے قریب پہنچے تو آپ یہ دعا پڑھیں۔

بِسْمِ اللهِ آئِبُوْنَ تَائِبُوْنَ عَابِدُوْنَ لِرَبِّنَا حَامِدُوْنَ صَدَقَ اللهُ وَعْدَهٗ وَنَصَرَ عَبْدَهٗ وَهَزَمَ الْاَحْزَابَ وَحْدَهٗ۔

ہم اللہ تعالیٰ کا نام مبارک لے کر سفر سے واپس آ رہے ہیں ہم سفر سے توبہ کرتے ہوئے لوٹنے والے ہیں ہم اپنے رب کی حمد وثنا کرنے والے ہیں اللہ تعالیٰ نے اپنا وعدہ سچ کر کے دکھایا اور اپنے بندے کی مدد فرمائی اور لشکروں کو تنہا شکست دی ہے۔

گھر پہنچ کر مکروہ وقت اگر نہ ہو تو پہلے مسجد شریف میں دو رکعت نماز شکر ادا کرکے اور گھر میں بھی دو رکعت پڑھیں کہ اللہ تعالیٰ نے عافیت کے ساتھ سفر مکمل فرمایا۔

فَالْحَمْدُ لِلّٰہِ عَلٰی ذَالِکَ حمْداً کثیراً

وَصَلَی اللّٰہُ تَعَالیٰ عَلٰی خَیْرِ خَلْقِہٖ سَیِّدِنَا وَمَوْلَانَا

مُحَمَّدٍ وَّاٰلِہٖ وَاَزْوَاجِہٖ وَاَصْحَابِہٖ اَجْمَعِیْنَ بِرَحْمَتِکَ یَا

اَرْحَمَ الرَّاحِمِیْنَ۔

شائع کردہ

دارالعلوم اسلامیہ پنجورہ
شوپیان (192303) کشمیر

مزید تفصیلات کے لئے ان فون نمبرات پر رابطہ کریں:

00919419080320
00919858404505

حج وعمرہ کا آسان طریقہ

مع زیارت مدینہ طیّبہ

دارالعلوم اسلامیہ پنجورہ شوپیان

00919858404505, 00919419080320